عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۴ تا ۱۰/ ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳/ دسمبر ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۳۰

حج گروپ آرگنائزر سفر حج کے انتظامات کو مربوط بنائیں

قادیانی زہر خورانی

انسانی زندگی میں قرآن کے برپا کردہ انقلابات

دین کی بقا کے لئے دینی مدارس کا وجود ضروری ہے

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

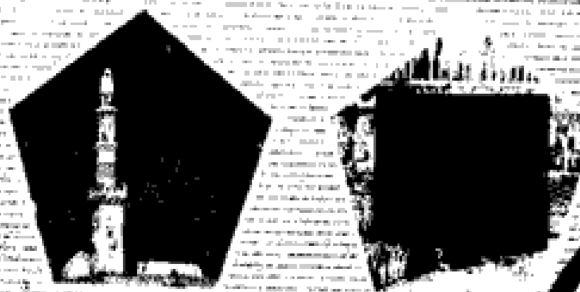

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

متبرک ناموں کو کس طرح تلف کیا جائے؟

س:...... بہت سے مبارک نام جیسا کہ "اللہ" "محمد" ہم لکھتے ہیں' اگر اس کاغذ کو اس طرح پھاڑا جائے کہ اس نام کے اجزا ہو جائیں' مثلاً کاغذ کے ایک ٹکڑے پر "الف" اور دوسرے پر "للہ" آ جائے تو کیا اس کاغذ کو تلف کر سکتے ہیں؟

ج:...... بہتر ہے کہ ان کو جمع کر کے کسی ڈبے میں ڈالتے رہیں اور پھر ان کو دریا برد کریں' اگر یہ ممکن نہ ہو تو پانی میں بھگو کر الفاظ مٹا دیں اور پانی کسی ادب کی جگہ ڈال دیں جہاں لوگوں کے پاؤں نہ آئیں۔

امام ابوحنیفہؒ کے آنے کا اشارہ:

س:...... کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ابوحنیفہؒ کے آنے کا اشارہ فرمایا تھا کہ ایک شخص ہوگا جو ثریا (ستارہ) سے بھی علم لے آئے گا؟

ج:...... صحیح بخاری کی روایت "لو کان الدین بالثریا" سے بعض اکابر نے حضرت امامؒ کی طرف اشارہ سمجھا ہے۔

کیا دنیا کا آخری سرا ہے جہاں ختم ہوتی ہو؟

س:...... میرا مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ دنیا کا آخری سرا کوئی ہے جس پر دنیا ختم ہوتی ہے یا نہیں؟

ج:...... دنیا کا آخری سرا قیامت ہے مگر قیامت کا معین وقت کسی کو معلوم نہیں' قیامت کی علامات میں سے چھوٹی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں' بڑی علامات میں سے حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہے' ان کے زمانہ میں دجال نکلے گا' اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے' ان کی وفات کے بعد دنیا کے حالات دگرگوں ہو جائیں گے اور قیامت کی بڑی نشانیاں پے در پے رونما ہوں گی یہاں تک کہ کچھ عرصہ کے بعد قیامت کا صور پھونک دیا جائے گا۔

رضا بالقضا سے کیا مراد ہے؟

س:...... رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو محبوب بناتا ہے تو اس کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے' پس اگر وہ صابر بنا رہتا ہے تو اس کو منتخب کرتا ہے اور اگر اس کی قضا پر راضی ہوتا ہے تو اس کو برگزیدہ کر لیتا ہے۔ مصیبت پر صابر بنا رہنے اور قضا پر راضی رہنے سے کیا مراد ہے؟

ج:...... یہ کہ حق تعالیٰ شانہ کے فیصلہ سے دل میں تنگی محسوس نہ کرے' زبان سے شکوہ و شکایت نہ کرے' بلکہ یوں سمجھے کہ مالک نے جو کیا ٹھیک کیا' طبعی تکلیف اس کے منافی نہیں' اسی طرح اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے جائز اسباب کو اختیار کرنا اور اس کے ازالہ کی دعائیں کرنا رضا بالقضا کے خلاف نہیں۔

س:...... ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم مومنین مسلمین ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مصیبت پر صبر کرتے ہیں' راحت پر شکر کرتے ہیں اور قضا پر راضی رہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "بخدا تم سچے مومن ہو"۔ سوال یہ ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں (۱) مصیبت پر صبر سے کیا مراد ہے' (۲) راحت پر شکر سے کیا مراد ہے' (۳) اور قضا پر راضی رہتے ہیں سے کیا مراد ہے؟

ج:...... نمبر ۱ اور نمبر ۳ اوپر لکھ دیا' راحت و نعمت پر شکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نعمت کو محض حق تعالیٰ شانہ کے لطف و احسان کا ثمرہ جانے' اپنا ذاتی ہنر اور کمال نہ سمجھے' زبان سے الحمدللہ کہے اور شکر بجا لائے اور اس نعمت کو حق تعالیٰ شانہ کی معصیت پر خرچ نہ کرے' اس نعمت پر اترائے نہیں۔ واللہ اعلم۔

س:...... حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ اے داؤد! تم ایک کام کا قصد و ارادہ کرتے ہو اور میں بھی ارادہ کرتا ہوں مگر ہوتا وہی ہے جو میں ارادہ کرتا ہوں' پس اگر تم میرے ارادہ و مشیت پر راضی رہے اور مطیع و فرمانبردار بنے تب تو میں تمہارے گناہ کی تلافی بھی کروں گا اور تم سے خوش بھی رہوں گا' اور اگر میرے ارادہ پر راضی نہ ہوئے تو تم کو مشقت و تکلیف میں ڈالوں گا اور انجام کار ہوگا وہی جو میں چاہوں گا' باقی مفت کی پریشانی تمہارے سر پڑے گی۔ اس حدیث مبارکہ میں مسلمانوں کو کیا نصیحت کی گئی ہے؟

ج:...... یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ پر راضی رہیں۔ اگر اپنے مزاج اور اپنی خواہش کے خلاف کوئی بات منجانب اللہ پیش آئے تو اس پر دل اور زبان سے شکوہ نہ کریں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

جلد: ۲۳ شمارہ: ۳۰ ۴ تا ۱۰/ ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳/ دسمبر ۲۰۰۴ء

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری | مولانا محمد اکرم طوفانی | مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اداریہ		4
انسانی زندگی میں قرآن کے برپا کردہ انقلابات	(محمد ابراہیم قاسمی بلرامپوری)	6
میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟	(لیڈی ڈاکٹر ماریہ)	12
حج گروپ آرگنائزر سفر حج کے انتظامات کو مربوط بنائیں	(ابو شفقت قریشی سہام)	13
دین کی بقا کیلئے دینی مدارس کا وجود ضروری ہے	(مولانا محمد سلیم اللہ خان)	15
مسلمانوں کو اپنے اندرونی حالات درست کرنے کی ضرورت	(مولانا شمس الحق ندوی)	18
قادیانی زہر خوردنی	(مولانا فقیر اللہ اختر)	20
عقائد اسلام اور مرزائیت	(مفتی راشد مدنی)	22
عالمی خبروں پر ایک نظر		24

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۴۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۳۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۲۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک، ڈرافٹ ماہنامہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا نذیر احمد

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا سعید احمد جلالپوری

صاحبزادہ طارق محمود

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد

قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد مرحوم، محمد فیصل عرفان

لندن آفس: 35, Stockwell Green, London, SW9 9HZ U.K. Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان، Hazuri Bagh Road, Multan. Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی Jamia Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust) Old Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت، ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ پر حکومتی اعتراضات کا جائزہ اور تازہ ترین صورتحال

گورنمنٹ پاکستان نے کمپیوٹرائزڈ ریڈایبل پاسپورٹ جاری کرنے شروع کئے' معلوم ہوا کہ ان سے مذہب کا خانہ نکال دیا گیا ہے' یہ سنتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک کی اہم دینی شخصیات سے رابطہ کئے' مجلس کے مبلغین کا ہنگامی چارروزہ اجلاس ملتان میں طلب کیا گیا۔ ۲۵/نومبر کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا' لاہور' اسلام آباد' کراچی' کوئٹہ' گوجرانوالہ اور ملتان میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شریک دینی جماعتوں' شخصیات اور نمائندگان کے مشاورتی اجلاس طلب کئے گئے اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ اس افسوناک حکومتی کارروائی پر پورے ملک میں شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔ متحدہ مجلس عمل کی سپریم کونسل نے اسے اپنی جدوجہد کا حصہ بنایا ہے' ملک بھر کے اخبارات میں خبریں' مراسلے اور مضامین شائع ہوئے اور بعض قومی اخبارات نے اس پر اداریتی نوٹ تحریر کئے۔ صدر پاکستان' وزیراعظم اور وفاقی وزیرداخلہ کے نام خطوط' ٹیلی گرام' عرضداشتیں ہزاروں کی تعداد میں بذریعہ فیکس اور ڈاک ارسال کی گئیں۔ قومی اسمبلی میں تحریک التواجمع کرائی گئی' ۲/دسمبر کو سینیٹ کے اجلاس میں متحدہ مجلس عمل کے ممبران پوائنٹ آف آرڈر پر اس کو زیر بحث لائے' وزیر داخلہ ڈاکٹر وسیم شہزاد نے جواب میں بعض تیز و ترش باتیں کہیں جو انتہائی اشتعال انگیز و تیز و تند تھیں' ترتیب وار ان کا جائزہ پیش خدمت ہے:

۱:...... مثلاً اگر مذہب کا خانہ حذف ہوا تو اس سے کون سی قیامت آگئی؟ وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد سے کوئی اللہ کا بندہ دریافت کرے کہ برصغیر میں تحریک ختم نبوت اور قادیانیوں کے خلاف ڈیڑھ سو سالہ جدوجہد پر آپ کی نظر نہیں ہے یا آپ اس سے بے خبر ہیں؟ اگر واقف ہیں تو اس سے متعلق اس طرح کے ریمارکس شدید توہین آمیز ہیں۔ ہاں! اس کے ذریعہ کوئی اپنے آقایان یا ولی نعمت کو خوش کرنا چاہتے ہوں تو وہ کسی اور مسئلہ کو موضوع سخن بنا کر اپنی اس مجبوری کو پورا کرلیں' لیکن اگر وہ قیامت قبل از وقت دیکھنے کے خواہش مند ہوں تو ایک واقعہ کو بڑے ادب سے ان حضرات کی خدمت میں گزارش کیا جاسکتا ہے:

> ''امت مسلمہ کی مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد جس کے نتیجہ میں مسلم ووٹر فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل ہوا تھا جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ریٹائرڈ جسٹس مولوی مشتاق صاحب چیف الیکشن کمشنر نے تبدیل کرکے مسئلہ ختم نبوت کے خلاف سازش کی تھی۔ یہ صاحب جب فوت ہوئے اور ان کی میت جنازہ کے لئے ایک درخت کے نیچے رکھی گئی تو درخت سے شہد کی مکھیوں کے پورے چھتہ نے اڑکر ان کی لاش پر اس طرح حملہ کردیا کہ ایک انچ کفن کی سفیدی بھی نظر نہ آتی تھی' تمام حاضرین جنازہ کو بے خانماں چھوڑکر استغفار کرتے رہے' تمام حاضرین دم بخود تھے کہ کیا ماجرا ہوا؟ کافی دیر بعد ایک ساتھ مکھیوں کا لشکر جرار واپس چلا گیا اور ایک مکھی تک نہ رہی۔''

۲:...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے یہ بھی کہا کہ سعودی عرب کے پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ نہیں۔ اس اللہ کے بندہ کو کون سمجھائے کہ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ قادیانی حرمین شریفین پر نہ جاسکیں۔ سعودی نیشنلٹی رکھنے والوں کو اندرون ملک پاسپورٹ کی ضرورت نہیں' اس کے لئے کہ وہاں شناختی کارڈ یا اقامہ کارڈ کی ضرورت ہوتی ہے' تو ان دونوں میں سعودی عرب نے مذہب کا خانہ اتنا واضح رکھا ہوا کہ کمزور نظر والے کو بھی نظر آجاتا ہے۔

۳:...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد کا کہنا ہے کہ ملائیشیا اور انڈونیشیا کے پاسپورٹوں پر مذہب کا خانہ نہیں تو جناب وسیم شہزاد صاحب! قادیانیت کا فتنہ ان ممالک کا نہیں پاکستان کا ہے۔ طویل جدوجہد کے بعد پاکستان میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس کے منطقی نتیجہ میں پاکستان میں پچیس سال سے مذہب کا خانہ موجود تھا۔ ہاں! پاکستان یا انڈیا سے قادیانی فتنہ وہاں معدودے چند پہنچا۔ اس کے لئے بھی دنیا بھر کے سعودی سفارت خانہ میں سے کسی کو اطلاع ہوجائے کہ یہ شخص قادیانی ہے خواہ وہ امریکا' برطانیہ اور جرمنی کا کیوں نہ ہو اس کو حرمین شریفین کا ویزا نہیں ملتا۔ بایں ہمہ کوئی قادیانیت چھپ چھپا کر چلا جائے اور سعودی حکومت کو پتہ چل جائے یا پروف مل جائے

تو وہ اسے گرفتار کرتے ہیں اور ملک بدر کر دیتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اسلامی جمہوری مملکت اسلام اور ختم نبوت کی جنگ خود لڑتی اور ان قادیانی کفار کو نص قرآنی کے مطابق حرمین شریفین نہ جانے دیا جاتا' کہیں قادیانی ایسی حرکت کرتے تو اسلامی جمہوری مملکت کے سفارت خانے اسے اپنا کام سمجھ کر اور دین وملک کی قانونی جنگ سمجھ کر لڑتے' ان کا دنیا بھر سے حرمین شریفین کے لئے سفر رکوایا جاتا' الٹا اپنے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر کے ان کفار کو حرمین شریفین جانے کا موقع فراہم کر دیا گیا ہے' کم از کم اپنے آئین میں درج اپنے ملک کے نام کی لاج ہی رکھ لی جاتی۔

۴:......وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے کہا کہ پاسپورٹ مشین زیادہ خانے قبول نہیں کرتی۔ صاحب! ٹھیک ہوگا لیکن سب سے کمزور وبے کار خانہ آپ کو اسلام اور مذہب کا نظر آیا؟ قیمتی ہیرے کو بے کار پتھر سمجھ کر نکالنے میں اتنی عجلت آخر کیوں؟

۵:......وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے کہا کہ پاسپورٹ انٹرنیشنل لیول کا بنوایا جارہا ہے تو ان سے عرض ہے کہ انٹرنیشنل لیول پر پورا اترنے کے لئے آج مذہب کا خانہ کو حذف کیا گیا ہے تو کل انٹرنیشنل لیول پر پورا اترنے کے لئے ہمارے مسلمان ہونے پر اعتراض ہوا تو کیا ہم مسلمان ہونے سے بھی دستبردار ہو جائیں گے؟ جناب وسیم شہزاد صاحب! ایک مسیح دنیا بھر میں علی الاعلان اپنے آپ کو مسیح کہتا ہے' ہندو' یہودی اور سکھ اپنے آپ کو ببانگ دہل واضح طور پر وہی کہتے ہیں جو ہیں' ہم اپنے مذہب کے اظہار سے کیوں گھبرائیں؟ ابھی چند روز ہوئے ہیں کہ پاکستان کے معروف دانشور جناب عطاء الحق قاسمی کا کالم شائع ہوا ہے کہ امریکا میں محمد نام والے کو امریکی امیگریشن کا محکمہ زیادہ سوالات کا نشانہ بناتا ہے' کیا صاحب! اب ہم محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام مبارک کا لاحقہ بھی اپنے ناموں سے حذف کر دیں گے؟ دنیا بھر میں واحد قادیانی غیر مسلم ایسا گروہ ہے کہ غیر مسلم ہونے کے باوجود بطور مسلم کے اپنا تعارف کراتا ہے جو شرع محمدی اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے' ان کے حرمین شریفین میں داخلہ کا قانونی جواز تلاش کرنے کے لئے حکومت گنجائش کیوں نکال رہی ہے؟

۶:......وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے کہا کہ ہم' مذہب کی مہر لگا دیں گے جو چاہے لگوائے لیکن ان سے استدعا ہے کہ جن قادیانی شاطر دماغوں نے یہ حذف کرایا ہے کیا وہ مہر لگوانے آئیں گے؟

۷:......وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے پھر کہا کہ مہر بنوا کر لگوا رہے ہیں' اس کی ساری حقیقت اتنی ہے کہ جس صفحہ پر چاہیں گے لگا دیں گے' اصل صفحہ جس پر پاسپورٹ ہولڈر کے تمام کوائف ہیں اس پر ایک مہر بھی نہیں لگی' کیوں خلاف واقعہ بات تک کرنے میں بے باکی کا مظاہرہ ہو رہا ہے؟

۸:......وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے پھر کہا کہ سوفٹ ویئر میں تبدیلی کر رہے ہیں' بتدریج ہوگی' پندرہ منٹ کا کام اس پر کتنا وقت لگے گا؟

قارئین واسلامیان ملک' شیدایان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ ۲/دسمبر بروز ہفتہ دفتر پاسپورٹ بند ہونے تک ایک لاکھ کے لگ بھگ بغیر مذہب کے خانہ کے پاسپورٹ جاری ہو چکے تھے' آج ان سطور کے لکھتے وقت ۶/دسمبر شام تک تمام پاسپورٹ بغیر مذہب کے خانہ کے شائع ہوئے ہیں۔

ریڈ اسعل کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ کے لئے بغیر مذہب کے خانہ کے جو ڈیزائننگ کی گئی تھی وہی چل رہی ہے' نہ نئی ڈیزائننگ ہوئی ہے نہ اس کے لئے کوئی نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے' نہ نیا ورک آرڈر جاری ہوا ہے' صرف زبانی کلامی سیکریٹری داخلہ نے ڈی جی پاسپورٹ کو کچھ کہا' انہوں نے کچھ زبانی کلامی آگے اسٹاف کو کہہ دیا' جسے چاہا مہر لگا دی گئی' یہ سب چل چلاؤ' ڈنگ ٹپاؤ والی پالیسی ہے اور کچھ بھی نہیں ہوا' ہمارے اس ضمن میں مطالبات یہ ہیں:

۱:......کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ میں جس صفحہ پر پاسپورٹ ہولڈر کے تمام کوائف ہوتے ہیں جسے دنیا بھر کا امیگریشن کا عملہ چیک کرتا ہے' جہاں پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ پہلے سے موجود تھا' وہاں مذہب کا خانہ اسی صفحہ پر بحال کیا جائے۔

۲:......جن قوتوں نے یہ کھیل کھیلا ہے' ان سے اس نقصان کی نہ صرف ریکوری کی جائے' بلکہ انہیں قرار واقعی سزا بھی دی جائے تاکہ آئے روز مسئلہ ختم نبوت سے متعلق کھیلا جانے والا یہ کھیل ہمیشہ کے لئے ختم ہو اور آئندہ کسی طالع آزما کو اس کی جرأت نہ ہو۔

ان مطالبات میں سے کسی ایک مطالبہ پر ذرہ برابر پیش رفت نہیں ہوئی ہے' صاف جھوٹ بولا جارہا ہے اور غلط معلومات دے کر دھوکہ دہی کی جارہی ہے۔ شیدایان ختم نبوت اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شریک تمام جماعتوں سے وابستہ افراد واداروں کے ایک ایک کارکن سے استدعا ہے کہ وہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ امید ہے کہ ان سطور کی اشاعت تک ہم دینی جماعتوں کا سربراہی اجلاس منعقد کرنے کی تاریخ مقرر کر دیں گے' آپ اپنا احتجاج جاری رکھیں' حتمی لائحہ عمل کا انتظار فرمائیں۔ خیر مقدم' اظہار تشکر' سب غلط فہمیاں اور حکومتی اعلان سب سراب ہیں' انہیں خاطر میں نہ لائیں' اللہ تعالیٰ آپ کے حامی وناصر ہوں۔

انسانی زندگی میں قرآن کے برپا کردہ انقلابات

محمد ابراہیم قاسمی بلرامپوری

قرآن کریم اگر ایک طرف علوم و فنون' معارف و حکم' مواعظ و عبر کا ایک بحر بیکراں اور رہتی دنیا تک پوری انسانیت کے لئے ہدایت کا چشمہ فیاض ہے تو دوسری طرف فصاحت و بلاغت' کلام و بیان اور ادب و لغت کا وہ شاہکار ہے کہ جس کے سامنے بڑے بڑے ادباء' ماہرین فن گھٹنے ٹیک کر اپنی بے بضاعتی اور بے مائیگی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی وہ آخری اور انقلاب آفریں کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول' پیغمبر انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اس وقت لے کر تشریف لائے جب پوری انسانیت' جہالت و ضلالت کی خوفناک تاریکیوں میں بھٹک رہی تھی' اگر اس کتاب کے برپا کردہ انقلابات کا ایک مختصر سا جائزہ لیا جائے تو ہزاروں صفحات اپنی تنگ دامنی کا اعلان کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

انسانی زندگی کا وہ کون سا شعبہ ہے جس میں قرآن کریم نے ایک ٹھوس اور دیرپا انقلاب برپا نہ کیا ہو؟ خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی' سماجی ہو یا معاشرتی' اقتصادی ہو یا معاشی' اخلاقی ہو یا روحانی اور علمی' دینی ہو یا دنیوی' ہر شعبہ حیات میں ایک پائیدار انقلاب برپا کیا ہے۔ یا یوں تعبیر کر لیجئے کہ انسانی زندگی کے تمام حساس شعبے' مفلوج اور بے کار ہی نہیں' بلکہ جہالت و ضلالت کی دبیز تاریکیوں میں دب کر بے روح و بے جان ہو گئے تھے۔ قرآن کریم ایک روشنی لے کر آیا' پہلے ہر طرح کی تاریکیوں کو کافور اور ظلمات کو دور کیا' خواہ یہ تاریکیاں مذہبی ہوں یا سیاسی' اخلاقی ہوں یا روحانی اور معاشرتی' پھر ایک اسپرٹ اور روح پھونکی' جس سے تمام حساس شعبے دوبارہ فعال اور لوگ صحیح اور سیدھے راستے پر گامزن ہو گئے۔ قرآن کریم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

"بے شک تمہارے پاس آئی ہے اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب ظاہر کرنے والی' جس سے اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے اس کو جو تابع ہو اس کی رضا کا' سلامتی کی راہیں اور ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی میں اپنے حکم سے' اور ان کو چلاتا ہے سیدھی راہ۔"

(سورۂ مائدہ:۱۵/۱۶)

دوسری جگہ یوں تعبیر کیا:

"بھلا ایک شخص جو کہ مردہ تھا' پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے دی اس کو روشنی کہ لئے پھرتا ہے اس کو لوگوں میں' برابر ہو سکتا ہے اس کے کہ جس کا حال یہ ہے کہ پڑا ہے اندھیروں میں' وہاں سے نکل نہیں سکتا۔" (سورۂ انعام:۱۲۲)

قرآن کریم نے ایسے وقت میں انقلاب برپا کیا' جب پوری دنیا بدنظمی اور انتشار کا شکار تھی' بے روح و بے جان تھی' سارا نظام عالم درہم برہم ہو چکا تھا۔ انقلاب اکثر و بیشتر اسی وقت برپا بھی ہوتے ہیں' جب کوئی نظام کلی یا جزوی طور پر شکست و ریخت سے دوچار ہو جاتا ہے اور اس میں خلل' خرابی اور بدنظمی در آتی ہے' انقلاب کی بہت ساری قسمیں ہیں: بعض انقلاب محض سیاسی ہوتے ہیں' بعض اقتصادی' بعض ثقافتی اور تمدنی' مگر یہ سارے انقلابات دیرپا اور مستقل نہیں ہوتے ہیں اور نہ ان میں استحکام اور دوام ہوتا ہے' یہ وقتی ہوتے ہیں' چند دنوں میں ختم ہو جاتے ہیں۔

انقلاب اس وقت تک مستحکم' مستقل اور دیرپا نہیں ہو سکتا ہے' جب تک کہ اس کے ساتھ لوگوں کے افکار و خیالات' عادات و اطوار اور رسوم و رواج کو نہ بدلا جائے اور نئے اخلاقی اقدار کو نہ اپنایا جائے' اگر انقلاب کے ذریعہ مستحکم اور دیرپا نتائج پیدا کرنے ہوں تو پہلے لوگوں کے طرز فکر کو بدلنا ہوگا' نئے قوانین و ضوابط پر عملدرآمد کرنا ہوگا' نیا دستور العمل وضع کرنا ہوگا۔

قرآن کریم جس انقلاب کا نقیب تھا' وہ محض ایک سیاسی انقلاب نہ تھا' ایک سماجی و قومی انقلاب نہ تھا اور نہ ہی خالص اقتصادی اور معاشی انقلاب تھا' بلکہ قرآن کریم نے اجتماعی طور پر عقائد و افکار' کردار

وخیالات' اخلاق وعبادات' صنعت ومعیشت' ثقافت ومعاشرت' سیاست وقیادت اور نظام حکومت کو بدل ڈالا' لوگوں کے طرز فکر کو ایک نیا رخ دیا' سماجی عادات واطوار کو نیا سوز دیا۔ غرض کہ قرآن نے انسانی زندگی میں جو انقلاب برپا کیا' وہ مذہبی' اخلاقی' روحانی' دینی' دنیوی' سیاسی' اقتصادی' ثقافتی اور معاشرتی سب تھا اس دنیا میں برپا ہونے والے تمام انقلابات کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم جس انقلاب کا محرک تھا' اس سے زیادہ جامع اور ہمہ گیر انقلاب برپا ہوا ہے اور نہ ہوگا' اس ہمہ گیر انقلاب کی قدر وقیمت سمجھنے اور اس کی وسعت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اسلام سے قبل دنیا پر ایک سرسری اور طائرانہ نظر ڈالتے چلیں۔ بالخصوص عربوں کی اسلام سے پہلے مذہبی' اجتماعی' سیاسی اور اقتصادی زندگی اور اس ماحول کا مختصر جائزہ لیں' جس میں قرآنی انقلاب رونما ہوا ہے اور تعلیمات نبوی وجود میں آئی ہے۔

قرآنی انقلاب سے پہلے دنیا کی صورتحال:

قرآنی انقلاب سے پہلے پوری دنیا ہر قسم کے بحران کا شکار تھی' غیر اللہ سے منت وسماجت' وحدانیت وربوبیت سے بے زاری' تعلیمات انبیائے کرام سے دوری' بت پرستی' دینی واخلاقی پستی' حکمرانوں کی عیاشی' خواہشات نفس کی غلامی' مے نوشی اور جوا بازی' یہ وہ اسباب ومحرکات ہیں جن کی وجہ سے انسانیت فطری راہ سے ہٹ گئی تھی اور پوری دنیا بے حیائی و عریانی کا اڈہ بن چکی تھی۔ آنکھوں سے مروت' لبوں سے نرمی' خیالات سے ہمدردی اور دلوں سے دھڑکنیں نکل چکی تھیں۔ چاروں طرف سے بدعنوانیوں کا سیلاب امنڈ رہا تھا فحاشی اور عریانی کا نہ تھمنے والا طوفان برپا تھا' ہر طرف ظلم وستم' قتل وغارت گری کا بازار گرم تھا' عدل وانصاف' سکون واطمینان اور امن وامان کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہ تھا' انسانوں کی عزت وآبرو' عصمت وعفت اور جان و مال کی کوئی قدر وقیمت نہ تھی' ہر طرف ظلم وجور اور بربریت عام تھی۔

روم کی صورتحال:

روم' قرآنی انقلاب سے پہلے دنیا کی دو بڑی طاقتوں میں سے ایک تھا' جس کے زیر نگیں نصف دنیا تھی' یہاں عیسائی بستے تھے اور یہی حکمران تھے' ان کی مذہبی' دینی' اخلاقی' سیاسی اور اجتماعی ہر حالت ناگفتہ بہ تھی۔ مذہبی اعتبار سے وہ کلامی بحث ومباحثہ میں مبتلا تھے اور کئی ایک فرقہ میں بٹ گئے تھے' جو حضرت مسیح علیہ السلام میں صفت الوہیت اور صفت عبدیت ثابت کرنے میں پوری توانائی صرف کر رہے تھے۔ مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی (المشہور علی میاں) اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین" میں تحریر فرماتے ہیں:

"عیسائی مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے تھے' ان میں ہر فرقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش وتخلیق کے متعلق مختلف خیالات رکھتا تھا' یعنی مسیح کی فطرت الوہی تھی یا انسانی' یا الوہیت وانسانیت دونوں اس فطرت میں مدغم تھیں۔ "اسو" فرقہ کا اعتقاد تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں۔"

(ترجمہ ماخوذ از "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر" ص:۳۵)

جہاں تک روم کے سماج ومعاشرے کا تعلق ہے' تو وہاں کی یہ صورت حال تھی کہ کوئی فرد' اخلاق مروت' انسانیت ورحم دلی اور ہمدردی سے آشنا نہ تھا۔ لوٹ کھسوٹ' قتل وغارت گری' رشوت وخیانت' ظلم و بربریت' فسادات اور معرکوں کا بازار گرم تھا' قساوت قلبی یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ اگر کوئی مظلوم ظلم وستم سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتا تو اسے نذر آتش کر دیا جاتا' ایسی دردناک سزا دی جاتی کہ انسان تو انسان حیوان بھی دیکھ کر لرزہ براندام ہو جاتا۔ غرض کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ظلم سے خلاصی کی درخواست کرنے کی اجازت نہ تھی اور نہ کوئی اس کی اشک شوئی کرتا۔

ایران کی صورتحال:

دینی اور مذہبی اعتبار سے ایرانی مکمل محروم تھے' ان کے پاس مذہب نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ان کے مذہب میں آہستہ آہستہ خرابیاں در آتی گئیں اور اصلاح کی کوئی کوشش نہیں ہوئی' بالآخر وہ چند رسوم و رواج تک محدود ہو کر رہ گیا اور آتش پرستی وشاہ پرستی میں تبدیل ہو گیا۔ اہل ایران کا یہ عقیدہ تھا کہ بادشاہوں کی رگوں میں خدائی خون ہوتا ہے' اسی اعتقاد کی بنا پر وہ شاہ ایران کے سامنے سجدہ ریز ہوتے اور اس کی عبادت وپرستش کرتے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی (المعروف علی میاں) لکھتے ہیں:

"مجوسیوں کا مذہب' چند مراسم و روایات کا نام رہ گیا تھا' جنہیں مخصوص اوقات اور خاص خاص مقامات پر ادا کرتے تھے' رہا عبادت گاہوں سے باہر اپنے گھروں اور بازار' دائرہ اثر اور سیاسی و اجتماعی دستور میں تو اس میں یہ بالکل آزاد تھے' اپنی من مانی کرتے تھے' ان کے خیالات جس رخ پر جاتے انہیں موڑ تے

[redacted]

رہتے تھے یا پھر جو مصلحت اور وقت کا تقاضا ہوتا' اس پر کار بند ہو جاتے جیسا کہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں' عام طور پر مشرکوں کا حال رہا ہے۔ غرض اہل ایران ایسے مکمل اور جامع دین سے محروم تھے' جو ان کے باطن کی اصلاح کرتا' ان کے اخلاق سنوارتا' نفسیاتی خواہشات کو دبانے اور نیک خواہشات کو ابھارنے کی اس میں طاقت ہوتی' وہ خدا ایمان کا نظام زندگی' ملک کا دستور حکومت ہوتا' جو سلاطین کی چیرہ دستیوں اور حکام کی زیادتیوں کی روک تھام کرتا' ظالم کا ہاتھ پکڑ سکتا' مظلوم کے حق میں انصاف کرا سکتا۔" (ایضاً ص:۲۵)

جہاں تک اس قوم کی اخلاقی پستی کا تعلق ہے' تو وہ اس سے واضح ہو جاتی ہے کہ یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی اور شہوت کے تقاضے اپنی ماں' بیٹیوں اور بہنوں سے پورا کرتے تھے' اس سلسلے میں انہیں ذرہ برابر دریغ نہ ہوتا' وہ اس کے قائل تھے کہ ہر عورت میں ہر مرد کا برابر حصہ ہے' جو جب چاہے' جس سے چاہے اور جس گھر میں چاہے گھس کر اپنی شہوت کی تسکین کر سکتا ہے کسی پر کوئی روک تھام اور پابندی نہیں' اس نظریہ کو اس وقت تقویت بہم پہنچ گئی' جب "مزدک" نے یہ تحریک چلائی کہ ہر چیز میں ہر شخص برابر شریک ہے بالخصوص زن و زر میں' کیونکہ طبائع انسانی کا میلان ان دو چیزوں کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔

علامہ شہرستانی لکھتے ہیں:

"مزدک" لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت گری سے روکتا تھا' جب اس نے دیکھا کہ ان چیزوں کا سرچشمہ زن و زر ہیں' تو اس نے عورتوں میں سب کو کھلی چھوٹ دے دی اور زن و زر کو آگ' پانی اور چارہ کی طرح بالکل عام کر دیا۔" (الملل والنحل ۱/۲۴۹' م دار المعرفۃ بیروت)

"مزدک" کا یہ نظریہ اوباش اور غنڈوں کی خواہش نفسانی کی تسکین پر مرکوز تھا' اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک میں پھیل گیا' اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طاقتور' کمزور کے گھر میں بلا خوف و خطر گھس جاتا اور اس کے زن و زر پر قبضہ کر لیتا اور کمزور بے چارہ کف افسوس ملتے رہ جاتا۔

ہندوستان کی صورتحال:

ہندوستان' دینی' مذہبی اعتبار سے ایک عجوبہ بن کر رہ گیا تھا' اس ملک میں ہندو دھرم کے ماننے والے بستے تھے' اس دھرم میں معبودوں کی تعداد میں' اس قدر اضافہ ہوا کہ وہ لا متناہی حد تک پہنچ گئے۔ ہر کنکر' شنکر ہو گیا تھا' بت پرستی بام عروج کو پہنچ چکی تھی' ہر ڈراؤنی اور ناقابل تسخیر چیز' دیوتا اور بھگوان بن گئی تھی' حتی کہ اشجار و احجار' جمادات و نباتات' دریا' جنگل اور پہاڑ کی پوجا ہونے لگی تھی۔ یہ دھرم فرقہ وارانہ عصبیت' قوانین کی ناہمواری' اونچ نیچ کی لعنت' انسانیت سوز مظالم اور عدم مساوات سے عبارت تھا' اس دھرم اور اس قوم میں دور دور تک عدل و انصاف کا کوئی تصور نہ تھا' نیچی ذات سے تعلق رکھنے والوں: کوری' چمار اور بھنگی وغیرہ کو یہ اجازت نہ تھی کہ وہ کسی برہمن اور لالہ کے سامنے ہوں اور ان سے بات چیت کریں اور نہ ہی وہ کسی کتاب کا کوئی اشلوک سن سکتے تھے' اگر سن لیتے تو کان میں سیسہ پگھلا کر ڈال دیا جاتا' عورتوں کے ساتھ ظلم و زیادتی اور وحشیانہ برتاؤ ایک عام بات تھی' اگر شوہر مر جاتا تو عورت کو بھی' اس کے ساتھ جلا کر خاکستر کر دیا جاتا یا پھر وہ اپنے شوہر کے گھر کی خادمہ بن کر رہ جاتی' اسے دوسری شادی کرنے کا حق نہ ہوتا' طعنہ و تشنیع ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہو جاتی' ہوس پرستوں اور عیش پسندوں نے اپنے جنسی جذبات کی تسکین کی خاطر مختلف طریقے ایجاد کر لئے تھے' حتی کہ ان کے مذہبی رسوم و روایات میں وہ عناصر بھی داخل ہو گئے' جو لوگوں کے شہوانی جذبات کو بھڑکا کر شعلہ جوالہ بنانے میں اہم کردار ادا کرتے تھے۔

یہ تھی انقلاب قرآن سے پہلے روم' ایران اور ہند کی حالت' جہاں تک دیگر ممالک و مذاہب کا تعلق ہے تو ان کی بھی مذہبی' معاشرتی اور اخلاقی حالتیں انہیں سے ملتی جلتی تھیں' اس لئے کہ وہ یا تو ان کے ماتحت اور زیر نگیں تھے جیسے مصر و شام روم کی' عراق اور "شرق اوسط" ایران کی ماتحتی میں تھے اور جو ممالک و مذاہب ان کی ماتحتی میں نہیں تھے' تو وہ ان کی ذہنی' فکری' معاشرتی اور اخلاقی طرز زندگی سے متاثر ہو کر' انہیں کی تقلید و پیروی کر رہے تھے' جیسے "چین" کے بدھ مت کے پیروکار ہندومت سے متاثر ہو کر اوتاروں اور دیوتاؤں کی پوجا کرنے لگے تھے۔

عرب کی صورتحال:

قرآنی انقلاب اور بعثت نبوی سے قبل' سرزمین عرب تمام برائیوں اور خرابیوں کا اڈہ بن گئی تھی' کوئی برائی ایسی نہ تھی جو ان میں موجود نہ تھی۔ عرب مذہبی' دینی' اخلاقی' سیاسی اور اقتصادی ہر اعتبار سے انحطاط و پستی کی آخری حد کو پہنچ گئے تھے۔ بت پرستی عام ہو چکی تھی' ہر خاندان' قبیلہ' شہر اور گھر کا خدا الگ الگ تھا' ہر پتھر انہیں خدا نظر آتا تھا' جہاں بھی کوئی پتھر دیکھتے' وہیں اس کی عبادت کرنی شروع کر دیتے۔ خانہ کعبہ کے ارد گرد مطاف میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے' جب طواف کرتے تو ان کی پرستش کرتے' گھروں میں بت نصب کر رکھے تھے' جب اندر جاتے تو ان کی منت و سماجت

کرتے، سفر میں جاتے تو پتھر جیب میں رکھ لیتے کہ اگر خدا نہ ملا تو کس کی پرستش کریں گے؟ اگر اس سے خوشنما پتھر مل جاتا تو اس کو پھینک کر دوسرے کو اٹھا لیتے، اگر پتھر نہ ملتا تو مٹی جمع کرتے اور اس پر بکری کا دودھ نکال کر طواف کرتے۔

حضرت ابورجاءؓ عطاردی فرماتے ہیں:

''ہم پتھر کی عبادت کرتے تھے تو جب ہم اس سے بہتر پتھر پاتے تو اسے پھینک کر دوسرے کو اٹھا لیتے اور جب ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر لگاتے پھر بکری لاکر اس پر اس کا دودھ نکالتے پھر اس کا طواف کرتے۔'' (بخاری شریف ۲/۶۲۸، مطبع المطابع، دہلی)

ان تمام اعتقادی خرابیوں کے ساتھ ساتھ وہ جوا، شراب، زنا اور ظلم و زیادتی کو معاشرے کا اٹوٹ حصہ سمجھتے تھے، ان پر فخر و مباہات کرتے، تمام جاہلی شاعری، قمار و خمر کے محور پر گھومتی تھی، قساوت قلبی اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ لڑکیوں کو زندہ درگور اور لڑکوں کو معاشی تنگی کی وجہ سے قتل کر دیتے، پورے معاشرے پر ظالم بھیڑیوں کی حکمرانی تھی، جن سے نہ معصوم بچے محفوظ تھے، نہ کوئی شخص اپنے مال و دولت پر مامون تھا اور نہ پاک دامن عورتوں کی عصمت کی کوئی ضمانت تھی، ہر طرف خوف و دہشت کا ماحول بپا تھا۔

انقلاب علم و عقیدہ:

اب جب کہ ساری دنیا، دینی، اخلاقی، روحانی، معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی فسادات کا گہوارہ بن چکی تھی۔ عریانی، بے حیائی اور بے شرمی عام ہو چکی تھی۔ پوری انسانیت ظلم و ستم اور اندوہ ناک مصائب و آلام سے دوچار ہو کر چیخ و پکار کر رہی تھی، علم خداوندی اور معرفت الٰہی سے نا آشنا جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہی تھی، اس صورتحال کو دیکھ کر رحمت خداوندی جوش میں آئی اور اپنے علم و معرفت کی ایک ایسی روشنی عطا فرمائی، جس سے تمام تاریکیاں کافور ہو گئیں، مگر خالص علم و معرفت کی روشنی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس کے ساتھ اخلاق محمدی کی روشنی بھی عنایت فرمائی، تاکہ علم خداوندی کی روشنی میں الوہیت کا جو جلال ہے، اسے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اخلاقی روشنی میں جذب کر کے لوگوں کو ٹھنڈی ٹھنڈی روشنی بہم پہنچائیں، کیونکہ یہ روشنی اس قدر تیز تھی اور جلال الوہیت سے اتنی پر تھی کہ جہلائے عرب جو علم و معرفت سے مکمل کورے اور نا آشنا تھے، اس کی تاب نہ لا سکتے، ان کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں اور وہ خود جل کر خاکستر اور بھسم ہو جاتے، اس لئے کتاب کے ساتھ ساتھ شخصیت کو بھی مبعوث فرمایا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لئے ایک انقلابی کتاب اور ایک انقلابی رسول کو مبعوث فرمایا، ڈبل روشنی عطا فرمائی ایک علم و معرفت کی روشنی، دوسری اخلاق محمدی کی روشنی، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم علمی و اخلاقی دونوں روشنیوں کو لے کر جہالت و ضلالت کی تاریکیاں دور کرنے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے لگے، چونکہ نزول قرآن اور بعثت نبوی کا بنیادی مقصد لوگوں کو علم خداوندی اور معرفت الٰہی سے روشناس کرا کر کلمہ توحید ''لا الٰہ الا اللہ'' دلوں میں راسخ و جاگزیں کرنا تھا۔ عقائد و افکار کی تبدیلی، ذہنی و فکری رجحان کی اصلاح اور درستگی تھی، پھر معاشرے میں رائج تمام خرابیوں کی طرف توجہ مسئلہ توحید ہی اصل اور بنیادی مسئلہ تھا، اس لئے قرآن نے سب سے پہلے مسئلہ توحید کو چھیڑا، اسی کو مدار بحث قرار دیا اور اسی کو تیرہ سال تک مختلف انداز بیان میں سمجھاتا رہا، پوری مکی زندگی مسئلہ توحید و ایمان قرآنی دعوت کا محور بنا رہا۔

سید قطب شہید لکھتے ہیں:

''قرآن کریم کا وہ حصہ جو مکی سورتوں پر مشتمل ہے، پورے تیرہ سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا، اس پوری مدت میں، قرآن کا مدار بحث صرف ایک مسئلہ رہا، اس کی نوعیت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی، مگر اسے پیش کرنے کا انداز برابر بدلتا رہا، قرآن نے اسے پیش کرنے میں ہر مرتبہ نیا اسلوب اور نیا پیرایہ اختیار کیا اور ہر مرتبہ یوں محسوس ہوا گویا، اسے پہلی بار ہی چھیڑا ہے۔''

(ترجمہ ماخوذ ''نقوش رسول نمبر'' ج:۴، ص:۷)

قرآن نے انقلاب کا آغاز سیاست و قومیت سے نہیں کیا، (جب کہ سیاسی اعتبار سے تمام خطہ عرب، بلکہ پوری دنیا اپنا توازن کھو چکی تھی۔ سیاست و قومیت نام کی کوئی چیز نہیں تھی)۔ اسی طرح تہذیب و اخلاق اور اصلاح معاشرہ سے بھی نہیں کیا (حالانکہ اس وقت یہ قوم اخلاقی پستی کی آخری منزل پر پہنچ چکی تھی)۔ نیز اقتصاد و معاش کو بھی مدار بحث نہیں بنایا، جب کہ خطہ کی اکثریت مفلسی اور مفلوک الحالی سے دوچار تھی اور یہی اقتصادی بدحالی اور معاشی تنگی بسا اوقات انہیں اپنی جوان اولاد کو قتل کر دینے پر آمادہ کر دیتی۔ ان حالات میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انقلاب کا آغاز فروغ اقتصادیات و معاشیات سے ہو، مگر قرآن نے ان تمام چیزوں کو اصل مسئلہ نہیں بنایا، کیونکہ یہ تمام راہیں منزل مقصود تک نہیں جاتی ہیں بلکہ راستہ ہی میں دم توڑ دیتی ہیں، اس نوعیت کے

انقلابات مستقل اور دیرپا نہیں ہوتے ہیں۔ مستقل انقلاب برپا کرنے کے لئے پائیدار خطوط کی ضرورت ہے' جو عقائد و افکار' جذبات و احساسات اور سوز دروں سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسلامی انقلاب کے مستقل اور دیرپا ہونے کا راز یہی ہے کہ اس کے عقائد و افکار نہایت ٹھوس' مستحکم اور واضح بنیادوں پر قائم ہیں' وہ پہاڑ سے زیادہ مضبوط اور سورج سے زیادہ روشن ہیں۔

چونکہ قرآن ایک دائمی انقلاب کا محرک ہے' اس لئے سب سے پہلے' عقائد و افکار کے مسائل کو چھیڑتا اور مختلف انداز میں پیش کرتا ہے اور نہایت ہی موثر و محکم اور عام فہم طرز استدلال سے سمجھاتا ہے' مناطقہ کی موشگافیوں اور فلاسفہ کی دقیقہ سنجیوں میں مسائل کو نہیں الجھاتا' اثبات توحید والوہیت میں متکلمین کا خشک طریقہ نہیں اختیار کرتا' بلکہ نہایت سلیس اور شستہ اسلوب میں بیان کرتا ہے اور مخاطب کے مسلمات اور دلائل انفس و آفاق سے حجت تمام کرتا ہے' پھر مخاطب کو بحث و تمحیص کی کھلی چھوٹ ہی نہیں دیتا' بلکہ دلائل کی روشنی میں مدعی ثابت کرنے کی مانگ بھی کرتا ہے۔

محمد السباعی الدیب لکھتے ہیں:

"قرآن مسائل پیش کرتے ہوئے' ضمیر و عقل کو مخاطب کرتا ہے' مسئلہ کو بساط بحث پر ڈال کر لوگوں کو غور و خوض' فکر و نظر اس کی گہرائی و گیرائی تک پہنچنے کی کھلی چھوٹ دیتا ہے' یہ تسلیم نہیں کرتا کہ وہ یہ کہہ کر نکل جائیں: "ہم نے تو پایا اپنے باپ دادوں کو ایک راہ پر اور ہم انہیں کے قدموں پر چلتے ہیں" بلکہ ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اپنا دعویٰ دلائل و بصائر کی روشنی میں ثابت کیجئے۔"

(البیان فی اعجاز القرآن:۳۸)

قرآن تعدد الٰہ کے ابطال پر نہایت محکم و پختہ دلیل ایک مختصر سے جملہ میں پیش کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اگر ہوتے ان دونوں میں اور معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے تو دونوں خراب ہوجاتے۔" (سورۂ انبیاء:۲۲)

وحدانیت کے اثبات اور تعدد الٰہ کے ابطال پر ایسی محکم اور مضبوط دلیل ہے' جس کی کاٹ کسی کے پاس نہیں ہے' جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس نظام میں دوئیت ہوجاتی ہے' وہ درہم برہم ہوجاتا ہے' جس طرح ایک گھر کے دو مالک' ایک ادارہ کے دو منتظم اور ایک ملک کے دو حکمراں نہیں ہوسکتے' اگر ایک گھر کے دو مالک ہوجائیں' تو گھر تباہ و برباد ہوجائے' ایک ادارہ کے دو منتظم ہوجائیں تو ادارہ کشمکش کا شکار ہوجائے اور اگر ایک ملک کے دو سربراہ ہوجائیں تو ملک ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوجائے' اسی طرح اگر زمین و آسمان کے دو خدا ہوتے تو یہ سارا نظام کبھی کا درہم برہم ہوچکا ہوتا۔

دوسری جگہ بہت عام فہم دلیل پیش کرتے ہوئے کہتا ہے:

"کہہ اگر ہوتے اس کے ساتھ اور حاکم جیسا یہ بتلاتے ہیں تو نکالتے صاحب عرش کی طرف راہ۔"

(سورۂ بنی اسرائیل:۴۲)

"اور نہ اس کے ساتھ کسی کا حکم چلے' یوں ہوتا تو لے جاتا ہر حکم والا اپنی بنائی چیز کو اور چڑھائی کرتا ایک پر ایک' اللہ نرالا ہے ان کی بتلائی باتوں سے۔"

(سورۂ مومنون:۹۱)

اگر یہ حاکم و معبود بننے کی پوزیشن میں ہوتے تو یہ حماقت نہ کرتے کہ غلام اور محکوم بنے رہیں' بلکہ تخت و تاج کو الٹ کر' خود تخت نشیں ہوجاتے اور اپنا اپنا لشکر لے کر دوسروں پر حملہ کردیتے:

"وہی تم کو پھراتا ہے جنگل اور دریا میں' یہاں تک کہ جب تم بیٹھے کشتیوں میں اور لے کر چلیں وہ لوگوں کو اچھی ہوا سے اور خوش ہوئے اس سے' آئی کشتیوں پر ہوا تند اور آئی ان پر موج ہر جگہ سے اور جان لیا' انہوں نے کہ وہ گھر گئے' پکارنے لگے اللہ تعالیٰ کو خالص ہوکر اس کی بندگی میں' اگر تم نے بچالیا ہم کو اس سے تو بیشک ہم رہیں گے شکر گزار۔" (سورۂ یونس:۲۲)

قرآن صرف اپنے دلائل پیش کرنے پر اکتفا نہیں کرتا' مخاطب سے بھی دلیل کا مطالبہ کرتا ہے کہ تم جس کے مدعی ہو' اس پر حجت تمام کرو' بغیر دلیل کے کوئی معمولی بات تسلیم نہیں کی جاتی تو آپ کا اتنا بھاری بھرکم دعویٰ کیسے مان لیا جائے' اپنے دعویٰ کا اثبات دلائل و بصائر کی روشنی میں کیجئے:

"تو کہہ! بھلا دیکھو تو جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا' دکھلاؤ تو مجھ کو انہوں نے کیا بنایا زمین میں' یا ان کا کچھ ساجھا ہے آسمانوں میں' لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی' یا کوئی علم جو چلا آتا ہو' اگر ہو تم سچے۔" (سورۂ احقاف:۴)

قرآن نے مختلف انداز میں' پہلے مسئلہ توحید کو سمجھایا' اس کے اثبات میں پوری توانائی صرف کی کبھی دلیل پیش کی' کبھی مخالفین سے دلائل کا مطالبہ کرکے' انہیں لاچار کیا' اس کے ساتھ ان کے عقائد و

نظریات کی غلطیوں کو آشکارا اور ان کے مفروضہ دلائل و دعاوی کو باطل کیا' اس طرح تیرہ برس اسی ایک مسئلہ پر لگادے' تیرہ برس کی ان مسلسل کوششوں اور پیہم جدوجہد کے بعد جب انقلاب آیا' تبدیلی آئی' عقیدہ توحید ان کے دلوں میں راسخ اور جاگزیں ہوگیا اور کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کا نقش ان کے قلب وجگر پر ثبت ہوگیا' تو دنیا کی کوئی طاقت بسیار اذیتوں اور سخت سے سخت مظالم کے باوصف' انہیں توحید سے برگشتہ نہ کرسکی' جھلتی ریتوں' تپتے انگاروں پر لیٹنا منظور' تختہ دار پر لٹکنا تسلیم' رشتہ داروں اور عزیزوں سے دوری گوارا لیکن کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' سے انحراف گوارا نہیں۔

حضرت بلالؓ حبشی کو طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں' تپتی ریت پر لٹا کر سینہ پر بھاری چٹان رکھ دی گئی' پیروں میں رسیاں باندھ کر شریر لڑکوں کے حوالے کردیا گیا' جو انہیں گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے' مگر ان کی زبان سے احد احد نکلتا۔

حضرت سمیہؓ کے دونوں پیروں کو کفار قریش نے اونٹوں کی رانوں میں باندھ کر مختلف سمتوں میں دوڑا دیا' جس سے حضرت سمیہؓ کے جسم کے دو ٹکڑے ہوگئے' مگر کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کا جو نقش ان کے دل پر ثبت ہوا تھا' اس پر ذرہ برابر خراش نہ آئی۔

صفا و مروہ مکہ کی دو پہاڑیاں ہیں' جن کی اہل عرب زمانہ جاہلیت میں تعظیم وتکریم کرتے' انہیں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کا طواف کرتے۔ اسلام لانے کے بعد ان کے دلوں پر یہ شاق گزرا کہ ان کا طواف کریں' کیونکہ یہ دونوں پہاڑیاں دو بتوں کی طرف منسوب ہیں' ان کے اس خلجان کو دور کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک صفا اور مروہ نشانیوں میں سے ہیں' اللہ تعالیٰ کی' سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ تو کچھ گناہ نہیں' اس کو کہ طواف کرے ان دونوں میں۔''

(سورۃ بقرہ:۱۵۸)

حضرت عمرؓ ابن الخطاب ایک مرتبہ دوران طواف' جب حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھے تو فرمایا: میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے' نہ تجھ میں نفع پہنچانے کی صلاحیت ہے نہ نقصان' اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔ یہ تھا قرآن کا اعتقادی انقلاب کہ جس قوم میں ہر پتھر معبود تھا ہر پتھر کی پرستش ہوتی تھی' اس قوم کو ان پتھروں سے کس قدر نفرت وعداوت ہوگئی۔

☆☆......☆☆

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

ایک امریکی لیڈی ڈاکٹر کے قبول اسلام کی ایمان افروز روداد

امریکا کی ایک نوجوان لیڈی ڈاکٹر نے ترجمہ قرآن پاک ناقدانہ نظریئے سے مطالعہ شروع کیا۔ دوران مطالعہ وہ اس کے اندر مغرب کی مزعومہ غلطیاں ڈھونڈتی تھی' لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس لازوال کتاب میں اپنے اس سوالات کا شافی اور تسلی بخش جواب مل گیا جو بچپن ہی سے اس کے ذہن میں گردش کیا کرتے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی ماہ بعد اس نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کردیا اور اب اس کا اسلامی نام ماریہ ہے۔

جواں سال ڈاکٹر ماریہ اپنی سرگزشت بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

میری پرورش کلیولینڈ میں ایک متشدد کیتھولک گھرانے میں ہوئی' میں نے بی اے کی ڈگری نفسیات میں حاصل کی' اس کے بعد میں نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا جہاں اس وقت میں پوسٹ گریجویٹ مقالہ تیار کررہی ہوں' میں اپنے عقائد اور افکار خیالات سے مطمئن نہیں تھی' مجھے ہمیشہ ایک مبہم سا کرب و اضطراب ستاتا رہا اور عقیدۂ تثلیث کی ماہیت وحقیقت کے متعلق میرے ذہن میں طرح طرح کے سوالات اٹھتے رہے' میں سوچتی کیتھولک' پروٹسٹنٹ اور آرتھوڈکس میں بٹ کر مسیحیت کا تصور کیوں مختلف ہوجاتا ہے اور ہر فرقہ مذہب کا ایک خاص مفہوم کیوں متعین کرتا ہے' میرا ایمان صرف ایک اللہ پر تھا اور میں حق اور ناحق کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی تاہم اسلام کے متعلق میں نے سنجیدگی سے کبھی نہ سوچا کہ یہ بھی کوئی قابل قبول اور قابل تقلید مذہب ہے۔ اسلام کے متعلق میرا تصور تھا کہ یہ جنگجو' دہشت گردی' تشدد پسندی اور بنیاد پرستی کا دین ہے اور یہ کہ مسلمان قتل و خونریزی اور ظلم و سفاکی کے خوگر ایک وحشی قوم ہیں۔

ڈاکٹر ماریہ مزید کہتی ہیں:

لیڈی ڈاکٹر ماریہ

میرے قبول اسلام کی کہانی اس وقت شروع ہوئی جب میں نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور ترجمہ قرآن پاک کا تنقیدی نگاہ سے مطالعہ شروع کیا تاکہ مجھے یہ معلوم ہوسکے کہ آیا یہ حق ہے یا باطل۔ میں حیرت ومسرت کے ملے جلے جذبات میں ڈوب کر رہ گئی' جب میں نے دیکھا کہ اسلام کا عقیدہ تو نہایت واضح روشن اور صاف ستھرا ہے اور اس کے اندر خدا کا جو تصور ہے وہ بھی بے غبار ہے' یعنی (تمہارا معبود صرف ایک ہے)

مطالعے کے بعد مجھے ایک طرح کی ذہنی آسودگی اور قلبی اطمینان حاصل ہوا اور جو سوالات میرے حاشیہ خیال میں گردش کررہے تھے قرآن میں ہر ایک کا تشفی بخش جواب مل گیا' اس کے بعد میں نے قرآن پاک اور دیگر اسلامی موضوعات کے مطالعے کو اپنا محبوب مشغلہ بنالیا اور اسلام کو گہرائی کے ساتھ سمجھنے کے لئے اس کا اچھی طرح مطالعہ کیا۔ اس سلسلے میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐ کے مقدس صحابہ کرام ؓ کی سیرت اور اسلامی تاریخ کا بھی مطالعہ کیا۔ اسلام نے صنف نازک کو جو مقام ومرتبہ اور حقوق صدیوں سے دے رکھے ہیں۔ ان سے میری نگاہیں خیرہ ہوگئیں' جب کہ امریکا میں عورتوں کے اپنے حقوق کی بازیابی اور برابری کے مطالبے کی تاریخ چند سال سے زیادہ نہیں۔

دوسرا قدم میں نے یہ اٹھایا کہ مسلم مرد وعورتوں اور ان کی عائلی وخانگی زندگی کا تجزیہ کرنا شروع کیا اور امریکا کی اور ان کی معاشرتی اجتماعی زندگی کا تقابل اور موازنہ کیا' میری خوش قسمتی ہے کہ حسن اتفاق سے میری ملاقات بعض دین دار اور شریف مسلم گھرانوں سے ہوگئی۔ ان کے طریقہ زندگی' طرز معاشرت' خانگی آداب' بچوں کی نگہداشت اور ان سے شفقت ومحبت کا برتاؤ دیکھ کر میں مسحور ہوگئی' میں نے دیکھا کہ مسلمان میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا معاملہ کرتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے تئیں اپنی ذمہ داریاں محسوس کرتا ہے اور اس کا بالمقابل جو بھی کام کرتا ہے اسے قدر واحترام کی نظر سے دیکھتا ہے اور یہ وہ بات ہے جو امریکہ کے بیشتر گھرانوں میں عنقا ہے۔

آپ یہ بتایئے اسلام میں عورتوں کے ساتھ جو احکام مخصوص ہیں' ان میں سے کون سا حکم آپ کو سب

باقی صفحہ 14 پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حج گروپ آرگنائزر سفر حج کے انتظامات کو مربوط بنائیں

گزشتہ سال تک تمام عازمین حج وزارت مذہبی امور کے زیر انتظام حج کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ حج درخواستیں چاہے ریگولر اسکیم کی ہوں یا اسپانسر شپ اسکیم کی' گروپ میکر اوپن حج اسکیم کے تحت جو گروپ بنا کر رہائش کا انتظام خود کیا کرتے تھے وہ بھی اپنی اور اپنے گروپ کی درخواستیں وزارت مذہبی امور کے پاس جمع کراتے تھے۔ قرعہ اندازی اور کامیابی یا ناکامی' فلائٹ شیڈول کے مطابق سیٹوں کی بکنگ' روانگی کا اطلاع نامہ' حاجی کیمپوں سے روانگی اور اس سے پہلے پاسپورٹ پر ویزا لگا ہوا۔ جہاز کا ٹکٹ سیٹ (اوکے) شدہ اور زرمبادلہ کا انتظام بھی وزارت مذہبی امور کے زیر انتظام ہوتا تھا۔ مکہ معظمہ پہنچ کر معلم کے دفتر میں دونوں اسکیموں کے پاسپورٹ جمع ہونے تک تقریباً سارا طریقہ کار ایک جیسا تھا۔ اوپن حج اسکیم کے عازمین حج کو گروپ لیڈر پہلے سے حاصل کی گئی رہائش میں لے جاتے تھے جبکہ سرکاری اسکیم والے وزارت مذہبی امور کے ذریعہ حاصل کی گئی رہائش میں بسوں کے ذریعہ پہنچتے تھے۔ ٹرانسپورٹ اور خیمہ وغیرہ کا انتظام سرکاری رہائش اور پرائیویٹ رہائش والے دونوں عازمین حج کے لئے وزارت مذہبی امور کرتی تھی' جبکہ اس دفعہ سالہا سال سے رائج اس انتظام میں انقلابی تبدیلی کردی گئی ہے۔ سعودی حکومت کی خواہش کے مطابق پرائیویٹ اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔ گروپ آرگنائزروں کی رجسٹریشن کی گئی ہے جن کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہوگئی ہے' ہر گروپ آرگنائزر کو حاجی کا کوٹہ الاٹ کیا گیا ہے۔ پندرہ لاکھ روپے یا ہر درخواست پر گروپ آرگنائزر کو دو ہزار روپے زر ضمانت حاجی کیمپ میں درخواستیں جمع کراتے وقت ادا کرنے پڑے ہیں۔ یہ اس لئے ضروری تھا کہ مبادا کوئی گروپ آرگنائزر حاجیوں کی جمع شدہ رقم اڑا نہ لے۔ گروپ آرگنائزر کو فری ہینڈ دیا گیا ہے کہ وہ تمام حاجیوں کا انتظام خود کرے' وزارت

ابو شفقت قریشی سہام

مذہبی امور گروپ آرگنائزروں کو صرف حج پاسپورٹ بنا کر دے گی۔ ویزہ لگوانا ان کی اپنی ذمہ داری ہوگی' اپنے پورے گروپ کے لئے ایئر لائنوں سے سیٹیں گروپ آرگنائزر خود حاصل کریں گے اور کرایہ خود ایئر لائن کو ادا کریں گے۔ سیٹوں کی کنفرمیشن کرانا بھی گروپ آرگنائزروں کی ذمہ داری ہوگی۔ البتہ وزارت مذہبی امور نے ایسے گروپ آرگنائزر جو چالیس دن کے قیام کا پیکج بنائیں گے انہیں سیٹیں دلانے کا وعدہ کیا ہے۔ گورنمنٹ اسکیم کے واجبات حج مقرر کردیے گئے ہیں لیکن ہر گروپ آرگنائزر نے سہولتوں کے مطابق واجبات حج کا علیحدہ علیحدہ پیکج بنایا ہے۔ جہاں تک انتظامات کا تعلق ہے یوں سمجھ لیں کہ پرائیویٹ اسکیم کے تحت وہ تمام ذمہ داریاں گروپ آرگنائزر کی ہوں گی جو وزارت مذہبی امور کی ہوا کرتی تھیں یا جواب گورنمنٹ اسکیم والوں کے لئے وزارت مذہبی امور کی ہیں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں پرائیویٹ اسکیم کے تمام حاجیوں کے لئے رہائشیں' ٹرانسپورٹ خیمہ وغیرہ کا انتظام اب گروپ آرگنائزر کریں گے جو پہلے حکومت پاکستان کرتی تھی۔ وزارت مذہبی امور کا دونوں شہروں اور جدہ میں مستقل دفتر اور اسٹاف موجود ہے جو پورا سال وہاں موجود رہتے ہیں اور حاجیوں کے لئے پیشگی انتظامات کرتے ہیں۔ ان کی مدد کے لئے مقامی خدام بھی لئے جاتے ہیں اور پاکستان سے عارضی خدام' میڈیکل مشن اور پرسنل اسٹاف بھی بھیجا جاتا ہے۔ یہ سب ملا کر کل تعداد دو ہزار تک بن جاتی ہے۔ پاکستان میں حج کے انتظامات کی دیکھ بھال کے لئے مرکزی منسٹری کے علاوہ تمام حاجی کیمپ اس کے افسران اور عملہ برسرپیکار رہتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں گروپ آرگنائزر ملٹی پل ویزہ لے کر انتظامات کرنے کے لئے تھوڑے عرصہ کے لئے سعودی عرب جائیں گے اور واپس آجائیں گے نہ تو ملک کے اندر نہ سعودی عرب میں ان کا اتنا اسٹاف موجود ہوگا جو وزارت کی سطح پر حاجیوں کے انتظامات کی دیکھ بھال کرسکے۔ یہ مسئلہ گروپ آرگنائزروں کے لئے ایک چیلنج کی

حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں تک ملک کے اندر انتظامات کا تعلق ہے وہ بھی اتنی ہی توجہ چاہتے ہیں جتنی کہ حکومت سرکاری اسکیم والوں کو مہیا کرے گی۔ ایک حاجی کیمپ کی سہولت ہی لے لیں۔ ہر حاجی جب دور دراز علاقوں سے سفر کر کے پہنچتا ہے تو اس کے لئے دو روزہ مفت قیام کا بندوبست اور اس کے ساتھ تمام ضروری سہولتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ بینک ایئر لائن کا دفتر، کسٹم، اینٹی نارکوٹکس، ایئر لائن کی ٹیمیں، پاسپورٹ سیکشن، اضافی امداد کے لئے اسکاؤٹ، ڈائریکٹوریٹ کا دفتر، ڈسپنسری، کینٹین، بازار، مسجد، تربیت کا انتظام اور سیکورٹی کا بہترین انتظام موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح سعودی عرب میں ایئرپورٹ پر استقبال اور واپسی پر روانگی کے وقت پاکستان ڈائریکٹریٹ کا عملہ ہر قسم کی مدد کے لئے موجود ہوتا ہے اور پھر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے پاکستان ہاؤسز کے علاوہ سیکٹر آفس مدد اور رہنمائی کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ عرض کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہر حاجی کو اسی معیار کی مدد اور رہنمائی کے لئے اسٹاف اور خدام کی ضرورت ہے۔ گروپ آرگنائزروں کو ابھی سے سوچ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کی ایڈجسٹمنٹ کی رہائش کے مطابق اگر وہ ایئر لائن سے سیٹیں ان تاریخوں کے مطابق حاصل نہ کر سکے تو رہائشی نظام گڑبڑ ہو جائے گا اور حاجیوں کو تکلیف ہوگی ویزے کا حصول بھی آسان نہیں ہے۔ سرکاری اسکیم کے کئی پاسپورٹ ویزہ میں اگر غلطی ہو جائے تو حاجی کیمپ کا عملہ جو پہلے سے وہاں موجود ہوتا ہے غلطی درست کرا لیتا ہے اور دوسری پروازوں سے بھجوا دیا جاتا تھا۔ خدانخواستہ پرائیویٹ اسکیم کے تحت ویزا میں کوئی غلطی رہ گئی تو ساری پرواز متاثر ہوگی کیونکہ ضروری نہیں کہ متاثرہ حاجی بعد کی پرواز میں جا سکے۔ حاجیوں نے چونکہ پرائیویٹ اسکیم والوں کے پاس نسبتاً زیادہ واجبات حج کی رقوم جمع کی گئی ہے اس لئے گورنمنٹ کی نسبت ان سے توقعات بھی زیادہ رکھیں گے اگر پوری نہ کی گئیں تو بدمزگی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ جو گروپ تنظیم پہلے بھی حج کے لئے اپنے طور پر گروپ لے جاتے رہے ہیں انہیں تو شاید صورتحال سے نمٹنے کے لئے کچھ آگاہی ہوگی لیکن وہ موجودہ نظام سے بالکل مختلف تھی اس وقت صرف رہائش کا انتظام ان کے ذمہ تھا لیکن جو لوگ نئے نئے اس فیلڈ میں آئے ہیں انہیں اس بات کا فکر زیادہ ہونا چاہئے کہ خدانخواستہ وہ پوری طرح سے حاجیوں کی دیکھ بھال نہ کر سکے تو اس کے نتائج خود ان کے حق میں بھی بہتر نہیں ہوں گے اور پوری پرائیویٹ اسکیم بھی اس کی لپیٹ میں آ سکتی ہے، تمام گروپ آرگنائزروں کو مل بیٹھ کر پاکستان سے روانگی کے طریقہ کار سے لے کر حج کے بعد واپسی تک کے طریقہ کار کو منظم کریں۔ عمرے والوں کی طرح ایئرپورٹ سے روانگی کی اپنے حاجیوں کو اطلاع نہ دیں۔ حاجی کیمپوں میں رہائشی طریقہ کار، روانگی کی بروقت اطلاع ویزوں اور جہاز کی سیٹوں کا ابھی سے انتظام کے بارے میں لائحہ عمل تیار کریں۔

☆☆..........☆☆

قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے باخبر رہنے کے لئے بین الاقوامی اردو جریدے ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کا مطالعہ کریں نیز جریدے میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ: میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

سے زیادہ پسند آیا؟

اس کے جواب میں ڈاکٹر ماریہ نے کہا: جواب! کیونکہ مجھے مکمل یقین اور اطمینان ہے کہ عورت کا اپنے جسم کو ڈھانکنا لازمی ہے ضروری نہیں کہ وہ مردوں سے کمتر ہے بلکہ یہ اس کے تحفظ اور احترام و اکرام کا خاص حق ہے۔ اسی طرح اسلام طلاق یافتہ عورت کو خاص وقت تک نفقہ دیتا ہے اور اسے شوہر کے گھر میں رہنے کی اجازت بھی عطا کرتا ہے۔ اگر امریکہ میں ایسا ہوتا تو ہزاروں مطلقہ عورتیں یوں بے گھر در بدر ماری ماری نہ پھرتیں، پھر یہ کہ اسلام نے عورت کی اصلی ذمہ داری کی بھی وضاحت کے ساتھ تحدید کی ہے مثلاً یہ کہ وہ اپنے گھر اور بال بچوں کی نگہداشت کرے کیونکہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقت دینا اور اصل تہذیب و تمدن کی تعمیر و ترقی کے مترادف ہے، بصورت دیگر بچے شتر بے مہار کی طرح کسی تربیت کے بغیر پرورش پائیں گے جیسا کہ آج کل امریکا میں عام طور سے دیکھنے کو ملتا ہے۔

آپ کے خیال میں ہم امریکی معاشرے میں کس طرح اسلامی دعوت دے سکتے ہیں؟

اس کا جواب انہوں نے یوں دیا: امریکیوں کے نزدیک اسلام کا تصور نہایت ہی گھناؤنا اور مسخ شدہ ہے جو بہت حد تک سیاست سے جڑا ہوا ہے ذہنی طور پر وہ اسلام کو ایک جنگجو اور لڑاکا مذہب گردانتے ہیں۔ جس کے پیروکار ہمیشہ قتل اور خونریزی کے لئے آمادہ رہتے ہیں، چنانچہ وہ کبھی اسلام کو ایک نظام حیات کے طور پر نہیں دیکھتے اس لئے ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ ہم انہیں اسلام کا ہر زاویے سے تعارف کرائیں اور انہیں یہ بتائیں کہ اسلام ایک مکمل اور ہمہ گیر نظام حیات ہے اور ان کے سامنے عملی زندگی میں اچھا نمونہ پیش کریں اور سب مسلمان اپنے خاندانوں کی عمارتیں اسلامی اصولوں کی بنیادوں پر استوار کریں۔

ضبط و ترتیب: محمد زبیر حق نواز

دین کی بقا کے لئے دینی مدارس کا وجود ضروری ہے

مولانا محمد سلیم اللہ خان

بزرگان محترم! دارالعلوم الصفہ کے احاطے میں آپ تشریف فرما ہیں اور اسی دارالعلوم کی سالانہ تقریب میں شرکت کے لئے آپ تشریف لائے ہیں۔ دارالعلوم کی کارگزاری کا ایک نمونہ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ایک سو چودہ بچے قرآن مجید کے حافظ ہوئے ہیں۔ یہ مشاہدات اور ان چیزوں کی عملی شکل ہے جو آپ کے سامنے موجود ہے۔ یہ آپ کے ذہن کو مطمئن کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ اسی طرح آپ کو یہ باور کرانے کے لئے بھی بہت کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علمائے دیوبند کو دین کی خدمت کی کیسی بہترین توفیق سے سرفراز فرمایا۔

یہ ایک دارالعلوم ہے۔ کراچی میں اسی طرح کے بہت سے دارالعلوم ہیں اور پورے ملک میں اتنے ہیں کہ ان کا شمار کرنا بھی مشکل ہے اور وہ تمام کے تمام اسی دنیا میں رہتے ہوئے جہاں آج کل خاص طور پر مادی کشمکش عروج پر ہے' ہر شخص چاہتا ہے کہ مال ہو' ہر شخص چاہتا ہے کہ راحت و اسباب کا سامان ہو' ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کو وجاہت حاصل ہو' جاہ حاصل ہو' منصب حاصل ہو' شہرت حاصل ہو اور ان تمام چیزوں کے حصول کے لئے اللہ رب العزت کی توانائیاں بے دریغ خرچ کی جاتی ہیں' لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ اسی ماحول میں یہ علماء حقانی' یہ علماء ربانی اللہ رب العزت کے دین کی تعلیم اور اس کی تبلیغ کے لئے اپنی زندگی کو وقف کیے ہوئے ہیں اور ان ساری چیزوں کی طرف ان کو کوئی التفات نہیں۔

حضرت مولانا قاری حق نواز صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ آپ کے سامنے بیان کیا کہ یہ دارالعلوم اور اس کی یہ موجودہ شکل اس کی مرہون منت نہیں ہے کہ کسی سیٹھ صاحب کے دروازے پر جا کر کھٹکھٹایا ہو اور ان سے یہ درخواست کی ہو کہ ہمارے یہ مسائل ہیں ان کو آپ حل کریں۔ ایسا نہیں ہوا کہ کسی کارخانے میں جا کر وہاں ان کے سامنے اپنی مشکلات پیش کی ہوں' میں اہل محلہ کو ہزاروں' لاکھوں' کروڑوں مبارکباد پیش کرتا ہوں' جیسا کہ مولانا نے فرمایا کہ ان حضرات کے تعاون سے یہ سب کچھ ہوا' میں بہت پہلے بھی یہاں آ چکا ہوں اور اس کے بعد بھی بار بار آتا رہوں گا' یہاں ترقی کے مناظر روز بروز مشاہدے میں آتے رہے ہیں۔

آپ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ حکومت کی نظر میں شروع سے اب تک یہ دینی مدارس کھٹکتے چلے آئے ہیں اور شروع سے لے کر اب تک یہ کوششیں ہوتی رہی ہیں کہ ان مدارس کو یا تو ختم کردیا جائے یا ان کے اندر عصری مضامین کو اس طرح شامل کردیا جائے کہ وہ غالب ہوجائیں اور یہ دینی مدارس مغلوب ہوجائیں اور یہاں سے تعلیم حاصل کرنے والے بچے جب باہر جائیں تو وہ دین کے خادم نہ ہوں بلکہ وہ دنیا ہی کے خواہشمند اور دنیا ہی کی طلب میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کرنے والے ہوں۔ یہ کوششیں شروع سے ہوتی رہی ہیں کہ یہ مدارس ختم کر دیے جائیں یا ان میں ایسی تبدیلیاں لائی جائیں کہ یہ مجاہد علماء جو باطل کے سامنے ڈٹ کر اس کا رخ پھیر دیتے ہیں اور اللہ کی تائید ان کے ساتھ ہوتی ہے ختم ہوجائیں' لیکن ہم نے دیکھا کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ کسی حکومت کی یہ خواہش آج تک پوری نہیں ہوئی' بعد میں آنے والی ہر حکومت نے پہلی حکومت کی طریق کار کو بدلا کہ وہ کامیاب نہیں تھا' ہم اس طریقے سے اس کو ختم کریں گے یا بے اثر بنائیں گے' وہ دوسرا طریقہ استعمال کرنے لگے' وہ بھی ناکام ہوگئے تو اس کے بعد تیسرا طریقہ اگلی حکومت نے اختیار کیا' یہ ایک سلسلہ ہے جو برابر چلا آرہا ہے۔

میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی بنیاد ۱۹۵۸ء میں اسی وجہ سے ڈالی گئی تھی کہ حکومتیں بری نظر سے ان مدرسوں کو دیکھ رہی تھیں اور ان کا مشن یہ تھا کہ کسی طریقے سے یہ یا تو ختم ہوجائیں یا پھر بے فیض ہوجائیں' یہ ایک سلسلہ ہے جو چلا آرہا ہے' ایک حکومت آئی وہ چلی گئی' دوسری آئی وہ چلی گئی' تیسری آئی چلی گئی' کتنی حکومتیں آئیں وہ چلی گئیں' آج والی بھی چلی جائے گی' یہ مدرسے باقی رہیں گے۔ (انشاءاللہ العزیز)

اور کیوں باقی رہیں گے؟ اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے' یہ کوئی باریک بات نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آتی ہو' وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاؑ والمرسلین بنایا ہے آپ ؐ کے بعد اب کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ایک نبی آئیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام' جن کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن مجید میں مذکور ہے' وہ آسمان سے اتریں گے لیکن صفت نبوت کے ساتھ موصوف ہونے کے باوجود آپ ؐ کی شریعت پر عمل کریں گے' اپنی کوئی شریعت نافذ نہیں کریں گے' آپ ؐ کی شریعت کے پیروکار ہوں گے' اس لئے کہ آپ ؐ خاتم الانبیاؑ والمرسلین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کے ذریعے سے آپ کو دین عطا فرمایا ہے' آپ کو شریعت عطا فرمائی ہے اور یہ دین اور شریعت آپ کو دے دی گئی ہے' اب یہ دین اور شریعت اس دن تک باقی رہنا چاہئے جب تک کہ انسانیت کی بقا مقدر ہے۔ آپ سمجھ لیں کہ اس دین اور شریعت کی بقا کا واحد ذریعہ مدرسے ہیں' صرف مدرسے اور فقط مدرسے!!

تبلیغ کے ذریعے سے شریعت باقی نہیں رہ سکتی' دارالافتاؤں کے ذریعے سے شریعت باقی نہیں رہ سکتی' دینی رسالے اور دینی اخبارات کے ذریعے سے شریعت باقی نہیں رہ سکتی' یہ جماعتیں جو تحفظ حقوق اہلسنت کے نام سے بنائی جاتی ہیں یا اور بہت سی جماعتیں ہیں جو دین کا پیغام انسانوں تک پہنچاتی ہیں' ان کے ذریعے سے بھی دین کی بقا ممکن نہیں ہو سکتی' شریعت اور دین کی بقا صرف ان مدارس سے ہے۔ تبلیغ کو پانی یہاں سے ملے گا' اگر تبلیغ کو پانی ملنا موقوف ہو جائے تو تبلیغ کا پودا مرجھا جائے گا' چنانچہ جب دین اور شریعت کو قیامت تک باقی رکھنا ہے تو اللہ تعالیٰ ان مدارس کو بھی قیامت تک باقی رکھیں گے' یہ تو ہو سکتا ہے کہ میرا استعمال ختم کر دیا جائے' حق نواز کا استعمال ختم کر دیا جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ دین کی اشاعت کے یہ مراکز بند ہو جائیں۔

کیا آپ کو معلوم نہیں؟ سوویت یونین کا ستر سال تک اقتدار رہا اور اس مدت میں انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا' لیکن دین کی تعلیم کا یہ سلسلہ وہ بند نہ کر سکے' وہ جاری رہا' آج آپ کے سامنے موجود ہے کہ اس کی اشترا کیت الم نشرح ہے' لیکن آج بھی وہاں قرآن حفظ کرنے' کروانے والے موجود ہیں' اس لئے یہ تو ممکن ہے کہ میں اور آپ اس خدمت کے لئے قبول نہ کئے جائیں اور ہماری نالائقی کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو لایا جائے' یہ ممکن ہے لیکن یہ بالکل ممکن نہیں کہ دین کی تعلیم کا یہ سلسلہ بالکل منقطع ہو جائے یہ برقرار رہے گا اور اس کا برقرار رہنا آپ کی ختم نبوت کے لوازم میں شامل ہے۔

آخر میں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ جن بچوں نے قرآن مجید حفظ کیا ہے' ان میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض بڑی عمر کے لڑکے بھی تھے اور اکثریت چھوٹے بچوں کی تھی۔ بڑی عمر کے لڑکے وہ ہوتے ہیں جو عالم بننے کے بعد حفظ کا ارادہ کرتے ہیں اور پھر حفظ کے لئے داخلہ لیتے ہیں' اس لئے وہ بڑے ہوتے ہیں' ورنہ عام طور پر سات سال' آٹھ سال' نو سال' دس سال' گیارہ سال کی عمر میں بچے حفظ قرآن سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے آپ دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو قرآن مجید کا عشق نصیب فرمائے' وہ عاشق قرآن بن جائیں' ان کو قرآن مجید کی تلاوت کے بغیر چین نہ آئے اور وہ آگے چل کر قرآن مجید کے علوم کے بھی فاضل بنیں اور قرآن مجید کے علوم کے بھی عالم بنیں۔ کاش یہ بھی ہو! ان کے لئے آپ دعا کیجئے کہ ان کا یہ حفظ کرنا ان کے لئے بھی مبارک ثابت ہو' ان کے والدین کے لئے بھی مبارک ثابت ہو' ان کے رشتہ داروں کے لئے بھی اور ان کے اساتذہ کرام کے لئے بھی اور دارالعلوم الصفہ کے منتظمین اور خدام کے لئے بھی مبارک ثابت ہو۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کوئی بچہ قرآن مجید حفظ کر لیتا ہے اور حفظ کے بعد اس کے مطابق نیک اور صالح بن کر زندگی گزارتا ہے تو قیامت میں اس کی سفارش سے اس کے دس رشتے دار جن کے لئے جہنم واجب اور لازم ہو چکی ہوگی' وہ بخش دیئے جائیں گے اور جب حافظ جی کو یہ مقام عطا کیا جا رہا ہے تو آپ اندازہ لگالیں کہ عالم کا پھر کیا مقام ہوگا؟ اس لئے بچوں کے لئے مبارکباد کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی ہے کہ ان کو قرآن مجید کی محبت نصیب ہو' اس کی تلاوت شب و روز کرنے والے ہوں اور اس حفظ کی برکت سے یہ تمام حضرات جن کا میں نے ذکر کیا مستفید ہوں۔

اس کے علاوہ وہ حضرات جو کتابیں پڑھ رہے ہیں اور ابتدائی درجات سے شروع ہو کر آخری درجات تک پہنچ رہے ہیں' ان سے ایک گزارش ہے کہ اس دارالعلوم الصفہ کے مہتمم جناب قاری حق نواز صاحب نے دارالعلوم الصفہ کی کارگزاری کو بیان کرتے ہوئے جن حالات و واقعات کا ذکر کیا ہے ان حالات و واقعات سے وہ سبق لیں وہ سبق کیا ہے؟ وہ سبق یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کریں' اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اللہ کی خوشنودی کے لئے وہ ساعی اور کوشاں بنیں اور مخلوق سے نگاہ ہٹالیں۔ مولانا نے اس کو تفصیل سے بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ مشکلات آتی ہیں' دشواریاں ہوتی ہیں' بعض مرتبہ پیچیدگیاں

پیدا ہوجاتی ہیں' اس حالت میں بھی اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے' مولانا نے تو ایک بڑی بات کہہ دی' انہوں نے فرمایا کہ ان پریشانیوں میں بھی ''لذت'' کا ایک پہلو ہوتا ہے اور ان پریشانیوں اور حالات کی پیچیدگی میں بندہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو ٹوٹے ہوئے دل سے رجوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کا اللہ کے ساتھ جو قرب ہوتا ہے' وہ راحت اور آسائش کے اوقات میں نہیں ہوتا' اس لئے یہ بھی ایک بڑی قیمتی چیز ہے۔

بہرحال میں تو صرف اتنا عرض کروں گا کہ مجھے بھی اور دیگر علماء کو بھی اور دارالعلوم الصفہ کے طلباء کو بھی اپنے تمام احوال میں اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی عجیب مثال کے ساتھ اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا' ارشاد فرمایا کہ اگر تمہاری جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے مانگو' اب آپ اندازہ لگایئے کہ جوتی کے تسمے کی کیا حقیقت ہے؟ باقی آپ یہ کہیں کہ آپ تو اس کو جوتے گانٹھنے والے کے پاس لے کر جائیں گے' آپ کو اپنے بچوں کے لئے خورد و نوش کے سامان کی ضرورت ہوگی تو آپ دکان پر جائیں گے اور مولوی صاحب بھی تو یوں ہی کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اللہ سے مانگنا چاہئے تو بھائی ان دونوں باتوں میں تعارض نہیں ہے۔ اللہ پر نظر ہو اور اللہ نے جن اسباب کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے ان کو موثر نہ سمجھا جائے اور ان پر نظر نہ جمائی جائے' جوتے گانٹھنے والے کے پاس جوتا ٹھیک کرانے کے لئے ضرور جاؤ' لیکن یہ سمجھو کہ یہ وسائل ہیں' ذرائع ہیں' اصل دینے والا وہ اللہ ہی ہے اور اسی کے حکم سے ہم یہ وسائل اختیار کرتے ہیں۔

☆☆............☆☆

بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی اور امریکی' یورپی لابیوں کے ایجنٹ پاکستان کے اسلامی تشخص کے خلاف مصروف عمل ہیں: علماء

لاہور (پ ر) کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر آزاد کشمیر سمیت پورے ملک میں پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کے حکومتی اقدام کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کا اعلان واپس لے کر اسلامیان پاکستان میں پائی جانے والی بے چینی دور کرے اور قادیانی نواز پالیسی ترک کرے' بصورت دیگر حکومت کو زبردست عوامی تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ بھی واضح کیا گیا کہ مسئلہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قانون سمیت آئین پاکستان کی کسی اسلامی شق کو چھیڑنے پر بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کندیاں شریف' حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم' مولانا فضل الرحمٰن' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' قاضی حسین احمد' لیاقت بلوچ' مولانا اللہ سایا' شاہ فرید الحق' مولانا ابوالخیر محمد زبیر' سردار محمد خان لغاری ایم این اے' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حافظ حسین احمد' صاحبزادہ فضل کریم ایم این اے' پروفیسر ساجد میر' مولانا فضل الرحیم' صاحبزادہ مولانا محمد امجد خان' صاحبزادہ عزیز احمد' سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' سید عطاء المومن بخاری' سید عطاء المہیمن بخاری' مولانا محمد اکرم طوفانی' میاں عبدالرحمٰن' مولانا سمیع الحق' حافظ عاکف سعید' ڈاکٹر عبدالخالق اور مولانا سید امیر حسین گیلانی سمیت ملک بھر سے ہزاروں خطباء نے قراردادوں کے ذریعہ یہ فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی اور امریکی' یورپی لابیوں کے ایجنٹ پاکستان کے اسلامی تشخص کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ حکومت کی احمقانہ پالیسیوں کی وجہ سے ڈیڑھ لاکھ حجاج کرام کا سفر حج مشکوک نظر آرہا ہے۔ لاہور کی سینکڑوں مساجد میں سید ضیاء الحسن شاہ' حافظ محمد ادریس' قاری زوار بہادر' حافظ محمد ریاض درانی' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' فرید احمد پراچہ' مولانا بشیر احمد نظامی' میاں مقصود احمد' مولانا مشتاق احمد' قاری نذیر احمد' مولانا محب النبی' میاں محمد افضل' علامہ ممتاز اعوان' شیخ نعیم بادشاہ' مولانا محمد احسن نے جمعۃ المبارک کے خطبات میں بھرپور احتجاج کیا۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے' خواتین کی زینت زیورات
سنارا جیولرز
صرافہ بازار' میٹھادر' کراچی نمبر 2 فون:745080

مسلمانوں کو اپنے اندرونی حالات درست کرنے کی ضرورت

مولانا شمس الحق ندوی

کوئی شخص آنکھوں کے سلامت ہونے اور بینائی کے پورے طور پر کام کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر کے چلے اور جب ٹھوکر لگے تو شور مچائے کہ کون نالائق آدمی ہے' جس نے ہمارے راستہ میں پتھر رکھ دیا' اس کو کچھ تو دوسروں پر رحم آنا چاہیے' اتنے میں کوئی اس کو چپت مار دیتا ہے یہ شور مچاتا ہے لوگو دیکھو یہ کون ہے؟ جو ہم کو مار کر بھاگ گیا' یہ کوئی انسانیت ہے؟ پھر بھی وہ آنکھ بند کر کے ہی چل رہا ہے' چلتے چلتے پاؤں ایک بیٹھے ہوئے کتے پر پڑ گیا' کتا بہرحال کتا ہے پاؤں دبا اور اس نے کاٹ کھایا' ارے لوگو! دوڑو کتے نے مجھے کاٹ لیا' لوگ انسانیت سے کتنے دور ہو گئے ہیں' کتا پال کر آزاد چھوڑ دیتے ہیں' اس کی کوئی فکر نہیں کرتے کہ کسی کو کاٹ لے' یہ شخص بڑبڑاتا ہوا بڑھ رہا تھا کہ ایک دیوار سے سر ٹکرایا اور غش کھا کے گر پڑا اب تو اس کی چیخ پکار نے ہنگامہ بپا کر دیا اور نہایت بری بری گالیوں کے شور کے ساتھ کہنا شروع کیا' لوگ کیسے پاگل ہو گئے ہیں کہ راستہ میں دیوار بنا دیتے ہیں۔

مسلمانوں کا حال اس وقت کچھ ایسا ہی ہو رہا ہے' ان کو ایمان و عقیدہ آخرت کی بدولت قرآن' حدیث اور اسوۂ رسول اکرم کی صورت میں جو نور ہدایت کی آنکھیں ملی ہیں ان سے آنکھیں بند کر کے وہ زمانہ کی فتنہ سامانیوں میں گم ہیں اور اس کے نتیجے میں مسلمان ہونے کے سبب ان کو اللہ تعالیٰ سے جو خصوصی ربط و تعلق ہے اس تعلق کی بنا پر ان پر اللہ تعالیٰ کی جو نوازشات ہونی چاہئیں تھیں' اس سے انہوں نے اپنے کو محروم کر لیا ہے' اس لئے کہ مسلمانوں کے ساتھ دولت ایمان کی وجہ سے اللہ کا معاملہ دوسرا ہے۔ ان کے ایمان کے تقاضہ اور اس کے احکام کے ذرا سے انحراف و بے راہ روی پر فوراً پکڑ ہو جاتی ہے' اور ان کو فرمان خداوندی "ما اصابکم من مصیبۃ الا بما کسبت ایدیکم" کے مطابق سزا ملتی ہے۔

اس وقت مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ اپنے اصل سرمایہ پر نظر کرنے اور اس کو حرز جان بنانے کے بجائے کہ جس سے مسلمان معاشرہ میں انسانیت' پیار و محبت' حسن اخلاق و کردار' ایک دوسرے سے تعاون اور اعتماد کا پر کشش اور سکون بخش ماحول نظر آئے جو دوسری قوموں کو اپنی طرف کھینچے اور ان کو یہ معاشرہ سکون قلب اور راحت جان کا ایک دلآویز سائبان و شامیانہ معلوم ہو' اور اس کی طرف بڑھنے اس کی تمنا و آرزو کرنے' مسلمان ایسا نہ کر کے دوسروں کی نقالی کے دام فریب میں پھنس کر صرف شکوہ شکایت اور اپنے زوال پسماندگی کے اسباب ان قوموں کے افکار و نظریات کو اپنانے سے دوری کو قرار دے رہے ہیں' جو خود انسانوں اور انسانیت کی تباہی کا پیش خیمہ بن رہے ہیں۔

اس وقت مسلمانوں کا بالکل وہی حال ہے جس کی تمثیل سے اس مضمون کی ابتدا کی گئی ہے' مسلمانوں کو انسانیت کی دائمی ہدایت کا' قرآن و سنت اور اسوۂ رسول کی صورت میں جو دستور حیات ملا ہے اور وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں' اگر وہ اس کو اپنانے اور اپنی سوسائٹی میں رواج دینے کا کام کرتے تو شکوہ و شکایت کی نوبت بہت کم آتی' بلکہ بہت ممکن تھا کہ آج کی جلتی جھلستی دنیا سے پریشان قومیں بھی اسی طرف دوڑتیں۔

اگر مسلمان شریعت اسلامی پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہو جائیں تو کتنے مسائل ہیں جن کے لئے ان کو حکومت سے اپیل و احتجاج کی ضرورت پیش آئے' کیا اس حقیقت سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان اگر قرآن و حدیث کی روشنی میں زندگی گزارتے تو عدالتوں میں کوئی ایک بھی مسلمان نظر آتا اور اگر ایسا ہوتا تو کیا دوسری قوموں کو اسلام کی حقانیت اور اس کے دین رحمت ہونے میں کوئی ادنیٰ شبہ ہوتا' یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے اپنے اصول و تعلیمات کو چھوڑ کر ذلت و رسوائی کو اپنے سر خود مسلط کیا ہے اور شکوہ دوسروں سے ہے۔

کسی جمہوری ملک میں اگر اپنے کچھ حقوق تلف ہو رہے ہوں' ملکی قانون میں ہمارے کچھ شعائر پر آنچ آتی ہو یا کوئی ایسی پالیسی سامنے آتی ہو' جس سے ہماری دینی اقدار اور آنے والی نسلوں کا ایمان و عقیدہ خطرہ میں پڑتا ہو تو حقوق کا باوقار طریقہ پر افہام و تفہیم کے انداز میں حقائق کو واضح کر کے اس کی افادیت کو کھول کر بیان کر کے اپنے حقوق اور دینی و ملی

تشخص کی بقا کے لئے مطالبہ اور شکوہ ہمارا جمہوری حق ہے نہ اس سے انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس میں ذرا بھی غفلت اور سستی جائز و روا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ حقیقت کے آئینہ میں دیکھنے اور فکر کرنے کی بات یہ ہے کہ وہ کتنے کام ہیں' جن کو ہم خود کر سکتے ہیں اور نہیں کرتے اور جن کے نہ کرنے ہی سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں' اگر ان پر عمل ہوتا تو شاید یہ نوبت نہ آتی' من حیث القوم ہمارے آپس کے تعلقات کیسے ہیں؟ ہماری خاندانی لڑائی جھگڑے اعزہ واقرباء سے قطع تعلقات' حقوق العباد کی ادائیگی میں نہ صرف کرتاہی بلکہ کبھی حق تلفی میں کسی ملکی یا غیر اسلامی قانون کا کیا دخل ہے؟

مسلمان امت دعوت ہیں جن کا کام قوموں کی رہنمائی و پیشوائی ہے' لیکن جب ہم خود اپنے سرمایہ سے خالی ہاتھ ہو جائیں اور دوسری قوموں کی طرح شتر بے مہار (بے نکیل کا اونٹ) کی زندگی گزارنے لگیں تو ہماری عزت کون کرے گا؟

ہمیں اپنے اندر تبدیلی لانے اور ہمیں خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی فکر کرنی چاہئے اور اپنا وہ مقام پیدا کرنا چاہئے جس سے دوسری قومیں محروم ہیں' عزت دسربلندی مانگنے سے نہیں ملتی بنانے سے ملتی ہے' ہم خود کو ایک باعزت قوم بنا کر اپنے کردار کو اتنا بلند کر لیں کہ دنیا کو خود ہماری ضرورت محسوس ہو اور ہمارا ہاتھ پکڑ پکڑ کر تکریم سے کہا جائے اور ذمہ داریاں سونپی جائیں کہ تم ہی اس کے اہل ہو کار کشائی و کارسازی تمہارا ہی منصب ہے' انسانیت کو سنوارنے اور اس کو کائنات کا صدر نشین بنانے کا حق تمہیں کو ہے۔

ہم نسلی طور پر دنیا کی دوسری قوموں کی طرح مسلمان نام کی ایک قوم تو ہیں' لیکن ہم میں حقیقت اسلام کتنی پائی جاتی ہے اس پر نہ غور کرتے ہیں نہ اس کو اپنانے کی فکر کرتے ہیں' اس وقت صورتحال یہ ہے کہ وہ کلمہ جس کی بنیاد پر اسلام کی عمارت کھڑی ہوتی ہے' اس کے الفاظ تک ہماری بڑی تعداد کو نہ معلوم ہیں اور نہ معلوم کرنے کی فکر کی جاتی ہے' نہ ہی اپنی نئی نسل کو اس سے واقف کرایا جاتا ہے اور جن کو کلمہ معلوم ہے ان میں سے بہتوں کو صرف الفاظ معلوم ہیں حقیقت کا نہ دل میں اقرار ہے اور نہ اعتقاد' ایسی صورت میں یہ کلمہ ایک اجنبی زبان بن کر ہماری زبانوں پر جاری تو ہو جاتا ہے لیکن بقول اقبال:

تو عرب ہو یا عجم ہو ترا لا الٰہ الا

لغت غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی

کتنی فکر اور تشویش کی بات ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو لا الٰہ الا اللہ کے الفاظ بھی نہیں معلوم' اس صورتحال میں ہماری ذمہ داری کتنی بڑھ جاتی ہے اور اس کی طرف کتنی توجہ کی ضرورت ہے' یہ کام خواص امت کا ہے امت کا سواد اعظم تو بے حسی و بے فکری کی زندگی گزار رہا ہے اس کو اس نعمت عظمیٰ کا علم و شعور ہی نہیں ہے جو کسی مسلمان کو حاصل ہوتا ہے۔ جہاں جہاں اور بہت سے دینی و علمی کام ہو رہے ہیں' وہیں بہت فکر و توجہ کے ساتھ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ عامۃ المسلمین کا دینی شعور بیدار کیا جائے اور ان کو روز مرہ کی زندگی اور معاشرہ کے جو عام اور موٹے موٹے اصول و ضابطے ہیں وہ بتائے جائیں اور ان کی دینی غیرت و حمیت کو بیدار کیا جائے' ان کو باور کرایا جائے کہ اپنے معاملات اور مسائل زندگی میں جب تک اللہ اور اس کے رسول کو حکم نہ بنایا جائے ہمارا دین کامل نہیں ہو سکتا' نہ ہم ان بہت سی مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات پا سکتے ہیں جو دینی اصولوں ہی کو چھوڑنے اور مال و دولت کی لالچ اور غرور و گھمنڈ کی وجہ سے ہم پر مسلط ہو گئی ہیں' ان چیزوں کی زیادہ تشریح اور وضاحت کی ضرورت نہیں' ہمارا بگڑا ہوا معاشرہ خود کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہم نے قرآن کریم کے یہ الفاظ پڑھے ہی نہیں:

"پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک
اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ
ٹھہرائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے
دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان
لیں' تب تک مومن نہیں ہو سکتے۔"

بے شک اس وقت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود نہیں' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ پر اترنے والی وحی دونوں حدیث و قرآن کی شکل میں موجود ہیں۔

ہمارا ازلی دشمن شیطان ہم پر اپنا سب سے کارگر حربہ باہم لڑائی جھگڑا ہی استعمال کرتا ہے' باہم اختلاف ڈال دینے کے بعد اس کو گہرا کرنے کا پورا موقع مل جاتا ہے' خاندان کے خاندان اس کے اس کارگر حربہ کی نذر ہو چکے ہیں۔ یہ ہمارے باہمی اختلاف و انتشار ہر چیز پر اثر انداز ہوتا ہے خواہ دینی ہو یا دنیاوی کیا یہ واقعہ نہیں کہ اس وقت مسلمان دونوں ہی طرح کے جھگڑوں میں باہم دست و گریباں ہیں' کیا یہ بلا ہم پر کسی ملکی قانون کی وجہ سے مسلط ہوئی ہے؟

لہٰذا مسلمانوں کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندرونی معاملات کو درست کریں' خواص عوام کی رہنمائی کی طرف توجہ دیں اور مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ حضرات جزئی اختلافات کو چھوڑ کر حالات کی نزاکت کے پیش نظر اس طرح متفق و متحد ہو جائیں کہ "کانھم بنیان مرصوص" اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو موجودہ حالات کا ہمیں بہت بُرا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ایسا کہ جس کا تصور مشکل ہے۔

☆☆..........☆☆

قادیانی زہر خوردنی

مولانا فقیر اللہ اختر

۲۷/دسمبر ۱۹۵۶ء کو قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا محمود قادیانی نے تقریر کی۔ اس کا عنوان تھا: "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" اس میں قادیانی جماعت کے گروہ نے قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کے درمیان اختلافات پر بحث کی ہے۔ اس میں قادیانی جماعت کے بعض افراد کے زہر کھا کر "خودکشی" کے بعض واقعات بھی آ گئے ہیں۔

عجیب یہ ہے کہ ہر دو گروپ نے ایک دوسرے پر ہر دو افراد کو زہر دے کر ہلاک کرنے کا الزام عائد کیا ہے' ہمیں اس سے غرض نہیں۔ ان واقعات کو ذیل میں اس لئے دیا جا رہا ہے تا کہ قادیانی نسل کو معلوم ہو کہ وہ صرف کفر کی زہر کھا کر ایمان سے محروم نہیں ہو رہے ہیں بلکہ زہر کھا کھا کر جان سے بھی محروم ہو رہے ہیں۔ قادیانیت قبول کرنے سے نہ جان محفوظ نہ ایمان محفوظ۔ مرزا محمود قادیانی تو ان دونوں کا "دیری" تھا' جیسا کہ واقف کار قادیانیوں (بالخصوص قادیانی لاٹ پادری مرزا طاہر قادیانی) پر پوشیدہ نہیں۔

سید کبیر احمد کی زہر خوردنی سے ہلاکت:

مرزا محمود قادیانی کہتا ہے کہ میاں عبدالسلام' عبدالوہاب اور عبدالمنان قادیانی (پسران حکیم نورالدین) کی والدہ (بیگم حکیم نورالدین) نے اپنے خاندان کی ایک لڑکی فاخرہ نام کی پالی ہوئی تھی۔

ادھر حضرت نصرت جہاں (مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی) نے اپنے وطن سے دوری کی وجہ سے اپنی خالہ کے ایک بیٹے سید کبیر احمد کو تعلیم کے لئے قادیان بلایا ہوا تھا' جب حضرت خلیفہ اول مالیر کوٹلہ گئے تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی) نے فیصلہ کیا کہ اس بچے کو طب کی تعلیم دلوائی جائے اور اس کو بھی ان کے ساتھ ہی تعلیم کے سلسلہ میں مالیر کوٹلہ بھیج دیا گیا۔

کبیر احمد کا بیان ہے کہ حضرت خلیفہ اول کی دوسری بیوی نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ فاخرہ کا اس سے بیاہ کر دے گی۔ لیکن بعض ایسے حالات کی وجہ سے جن کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ سید کبیر احمد نے جو ہمارے خالہ زاد ماموں تھے زہر کھا کر خودکشی کر لی' اور سارے کوٹلہ اور دہلی میں یہ مشہور ہو گیا کہ اس خودکشی کی وجہ حضرت خلیفہ اول کی دوسری بیوی تھیں۔ چنانچہ آج تک بھی کچھ لوگ جو نواب لوہارو کے خاندان کے یا ہمارے ننھیال کے زندہ ہیں' یہی الزام لگاتے چلے آ رہے ہیں کہ کبیر احمد کو نعوذ باللہ من ذالک اپنے خاندان کی بدنامی کے ڈر سے حضرت مولوی نورالدین قادیانی نے زہر دے کر مروا دیا تھا۔ (نظام آسمانی ص:۲۶/۲۷)

مرزا محمود کو زہر دینے کا منصوبہ:

مرزا محمود قادیانی نے حکیم نورالدین قادیانی کی بیوی سے کہا:

> "بڑی خوشی سے جایئے آپ کو یہ خیال ہوگا کہ شاید آپ (حکیم نورالدین قادیانی کی بیوی) کی وجہ سے مجھے خلافت ملی ہے' مجھے پرواہ نہیں آپ چلے جایئے اور اپنی کسر اس نکالئے' پھر جا کر آپ کو تھوڑے دنوں میں ہی پتہ لگ جائے گا کہ جو کچھ سلسلہ آپ کی مدد کر رہا ہے' وہ اس کا دسواں حصہ بھی مدد نہیں کریں گے۔"

چنانچہ وہ پھر نہ گئیں' گو درمیان میں جماعت کی وفاداری کی وجہ سے ان کا یہ خیال دبتا رہا' مگر پھر بھی یہ چنگاری سلگتی رہی۔ چنانچہ ۱۹۱۸/۱۹ء میں دار حضرت خلیفہ اول میں مجھے زہر دینے کا منصوبہ کیا گیا۔ اس کے متعلق برکت علی قادیانی لائق لدھیانوی جو خود ان کے ہم وطن ہیں اور جن کے شاگرد اس وقت پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر ہیں اور اب بھی مجھے خط لکھتے رہتے ہیں کہ ہمارے استاد بڑے نیک تھے ان کا پتہ بتائیں ان کی شہادت ہے کہ ۱۹۱۸ء میں:

> "لاہور کے بعض معاندین نے حضرت اقدس (مرزا محمود قادیانی) کو زہر دینے کی سازش کی۔ اس طریق پر کہ اماں

جی مرحومہ کے گھر میں حضور کی دعوت کی جائے اور دعوت کا اہتمام لاہوری معاندین کے ہاتھ میں ہو مگر ایک بچے نے جوان کی سرگوشیاں سن رہا تھا' ساری اسکیم فاش کردی۔" (نظام آسمانی ص:۴۴)

حکیم نورالدین کے بیٹے کو زہر دیا گیا:

چنانچہ مرزا محمود قادیانی نے بھی جواب آن غزل کے طور پر حکیم نورالدین قادیانی کے بیٹے اور اپنے سالے عبدالحئی قادیانی کو نوعمری میں اپنے گھر رکھ لیا' وہ اچانک مرگیا۔ اس پر حکیم نورالدین قادیانی کے دوسرے بیٹے میاں عبدالوہاب قادیانی نے مرزا محمود پر تین وارداتوں کا الزام لگایا:

۱:......عیش پرستی۔

۲:......زہر دے کر ہلاک کرنا۔

۳:......امتہ الحئی (دختر نورالدین قادیانی سے سیاسی شادی)۔

چنانچہ مرزا محمود قادیانی خود کہتا ہے کہ ۱۹۲۶ء میں میاں عبدالوہاب قادیانی کی طرف سے مجھ (مرزا محمود قادیانی) پر عبدالحئی قادیانی کو زہر دینے اور عیش پرستی کرنے کا الزام لگایا گیا۔ اس بارہ میں ملک عزیز احمد قادیانی رضاعی بھائی رشتہ دار حضرت خلیفہ اول و اتالیق میاں عبدالوہاب قادیانی (جن کو ان کو ماں نے اتالیق مقرر کیا تھا) کی گواہی ہے کہ ۱۹۲۶ء میں میاں عبدالوہاب قادیانی نے حضور (مرزا محمود قادیانی) پر مندرجہ ذیل الزام لگائے:

۱:......میاں عبدالحئی کو زہر دے دی۔

۲:......آپا امتہ الحئی صاحبہ کی شادی سیاسی نوعیت سے کی گئی۔

۳:......آپ (مرزا محمود قادیانی) عیش پرست ہیں۔ (نظام آسمانی ص:۴۵)

حکیم نورالدین کے پوتے کو زہر دیا گیا:

مرزا محمود قادیانی نے اس پر قناعت نہ کی بلکہ حکیم نورالدین قادیانی کا دوسرا بیٹا عبدالسلام کا لڑکا عبدالباسط لائل پور (فیصل آباد) میں پڑھتا تھا' اسے زہر دیا گیا۔

خود مرزا محمود قادیانی کہتا ہے:

"۱۹۵۰ء میں میاں عبدالسلام قادیانی نے یہ کہا کہ عبدالباسط قادیانی ان کے بڑے بیٹے کو زہر دیا گیا ہے۔ وہ لائل پور میں پڑھتا تھا۔" (نظام آسمانی ص:۶۸)

نتیجہ:

۱:......مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بیوی کی خالہ کے لڑکے کبیر احمد قادیانی کو حکیم نورالدین قادیانی کے پاس پڑھنے کے لئے بھیجا' وہ (کبیر احمد قادیانی) حکیم نورالدین قادیانی کی بیوی کی پالتو لڑکی فاخرہ سے...... بعد میں زہر سے ہلاک ہوا۔

۲:......حکیم نورالدین قادیانی کے گھر میں لاہوری مرزائیوں نے مرزا محمود قادیانی کو زہر دینے کا منصوبہ بنایا۔

۳:......جواب میں مرزا محمود قادیانی نے حکیم نورالدین قادیانی کے نوعمر بیٹے عبدالحئی قادیانی سے عیش پرستی کی اور وہ زہر سے ہلاک ہوا۔

۴:......حکیم نورالدین قادیانی کے دوسرے بیٹے عبدالسلام قادیانی کے بیٹے باسط قادیانی کو لائل پور میں زہر دیا گیا۔

قارئین:

قادیانیت' ایمان و عقیدہ' عمل و کردار کا مہلک زہر ہے' اس مہلک زہر سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔

☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:745573

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

تقابلی جائزہ

قسط اول

عقائد اسلام و مرزائیت

مفتی محمد راشد مدنی

ہر مذہب میں کچھ اصول اور عقائد ہوا کرتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا اور یہ کہ ان اصول وعقائد میں سے محض ایک عقیدہ سے بھی انحراف اس مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے۔ مثلاً جس طرح مروجہ عیسائیت میں ابنیت مسیح کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ یہ عقیدہ موجودہ دور میں ہر عیسائی کے مذہب عیسائیت پر ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس عقیدہ کی بنا پر عیسائی دوسرے مذاہب سے جدا سمجھا جاتا ہے چونکہ یہ عقیدہ دیگر مذاہب میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی عیسائی اس بنیادی عقیدہ ''عقیدۂ ابنیت'' سے انحراف کرتے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا نہیں مانتا تو موجودہ مذہب عیسائیت سے اس عیسائی کا تعلق نہ رہے گا' چونکہ اس نے ایک بنیادی عقیدہ سے انحراف کیا ہے اور جیسا کہ واضح کیا گیا کہ کسی بھی مذہب میں بنیادی عقیدے سے انحراف خواہ ایک ہی عقیدہ سے ہو اس مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے۔

اسی طرح مذہب اسلام کے بھی کچھ بنیادی عقائد ہیں' جن میں سے کسی بھی ایک عقیدے سے انحراف مذہب اسلام سے تعلق ختم کر دے گا۔ واضح رہے کہ عقیدہ عقد سے مشتق ہے' جس کا معنی ہے ''باندھنا'' جیسا کہ اکثر طور پر خیالات بچپن ہی میں والدین بچوں کے ذہنوں میں باندھ دیتے ہیں پھر ان خیالات کا ساری عمر نکلنا ناممکن ہوتا ہے' اسی طرح شرعاً جو مذہب کے نام پر جو افکار دلوں میں راسخ ہوں اسے عقیدہ کہا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مذہب کی اصل اور بنیاد عقیدہ پر ہوتی ہے اگر عقیدہ درست ہو تو عنداللہ اعمال صالحہ میں وزن ہوگا ورنہ نہیں جیسا کہ کفار کے اعمال کے متعلق حکم خداوندی ہے' جس کا مفہوم ہے:

''وہ کافر جو اپنے زعم کے مطابق اچھے کام کرتے ہیں کہ آخرت میں فائدہ ہوگا لیکن غلط عقائد اور خلاف اسلام عقائد کی بنا پر وہ اعمال عنداللہ مقبول نہ ہوں گے' اس کی مثال ایسے ہے کہ دوپہر کے وقت صحرا میں ایک پیاسے کو دور سے پانی دکھائی دیا اور حقیقت میں وہ چمکتی ریت تھی پیاسا بیتاب ہو کر وہاں پہنچا پانی تو نہ تھا ہلاکت سامنے اور اللہ تعالیٰ (موت کے بعد) حساب لینے کے لئے موجود تھے۔'' (سورۂ نور)

معلوم ہوا کہ عقیدہ درست نہ ہو عنداللہ اعمال خواہ کتنے ہی اچھے ہوں مقبول نہیں ہوتے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سورۂ غاشیہ کے مفہوم میں قیامت کے دن بہت سارے چہرے ذلیل وخوار ہوں گے باوجود کے محنت کرنے والے اعمال کرتے کرتے تھکے ہوئے لیکن جہنم میں ڈالے جائیں گے وجہ یہی ہوئی کہ باوجود کہ اعمال بظاہر اچھے تھے لیکن عقیدہ درست نہ تھا تو عنداللہ وہ لوگ مقبول نہ ہوں گے۔

جس طرح راہب کہ مذہب عیسائیت کے مطابق رہبانیت اختیار کرتے ہیں لیکن کتنی ہی مشقت کرلیں قیامت کے دن جہنم کے اندر گرائے جائیں گے' عقائد اسلام کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن جدعانؓ کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آپ علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ ان کے وہ اعمال خیر جو انہوں نے حالت شرک میں کئے تھے کیا ان کی جزا قیامت کے روز ملے گی؟ حدیث کا مفہوم ہے کہ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ اعمال صالح عقیدہ کی درستگی کے ساتھ نہ تھے' لہٰذا وہ اعمال عنداللہ مقبول نہ ہوئے۔

مذہب اسلام کی بنیاد بھی کچھ اصول وعقائد پر مشتمل ہے' جن کا جانتے ہوئے یقین کرنا ایمان کا

حصہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جب عقیدہ کا علم ہی نہ ہوگا تو یقین کیسا؟ مثلاً عقیدۂ ختم نبوت کہ آپ علیہ السلام سلسلہ انبیاء کے آخری نبی ہیں' آپؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی اب اگر ایک شخص یہ تو جانتا ہے کہ آپ علیہ السلام نبی ہیں اور مانتا بھی ہے لیکن وہ شخص یہ نہیں جانتا کہ آپ علیہ السلام خاتم النبیین بھی ہیں وہ شخص کافر ہے۔

معلوم ہوا کہ عقائد کا جاننا ازحد ضروری ہے اور اعمال صالح کی قبولیت کا دارومدار عقائد اسلام پر ہے۔ مزید واضح ہو کہ اسلام کے ان بنیادی عقائد میں سے کسی بھی ایک عقیدے سے انکار یا انحراف دائرہ اسلام سے خارج کر دے گا جیسا کہ قادیانی/مرزائی ہیں جبکہ وہ لوگ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور وہ بھی مذہبِ اسلام میں داخل ہیں' حالانکہ مرزائیت اور اسلام میں بنیادی عقائد اور اصول کا اختلاف ہے اور یہ واضح کیا جا چکا ہے کہ ایک بھی عقیدہ جو خلاف اسلام ہو تو مذہب اسلام سے تعلق ختم ہو جائے گا' جبکہ مرزائیت اور اسلام میں بہت سارے عقائد کا اختلاف موجود ہے۔ انشاءاللہ اس مضمون میں ترتیب وار جہاں عقائد اسلام کا تعارف ہوگا وہیں مذہب مرزائیت کے عقائد بھی واشگاف ہوں گے اور یہ واضح ہوگا کہ مرزائیت کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اس بات کو مذہب قادیانیت میں بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ مذہب اسلام اور مذہب قادیانیت میں اصولی اور بنیادی عقائد کا اختلاف ہے:

مرزائیوں کے فتویٰ احمدیہ سے ملاحظہ ہو:

یہ بات تو غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدی کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔ (قادیانی اپنے آپ کو احمدی اور مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کو غیر احمدی کہتے ہیں: ناقل) کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے' ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں بتاؤ یہ فروعی اختلاف کیونکر ہوا قرآن کریم میں تو لکھا ہے لانفرق بین احد من رسولہ...... الخ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ (مجموعہ فتویٰ احمدیہ ص ۲۷۴ ج ۱)

مرزائیوں کے فتویٰ سے:

واضح ہوا کہ مذہب مرزائیت اور اسلام میں اصولی اور بنیادی عقائد کا اختلاف ہے جبکہ ایک مذہب میں اصولی اور بنیادی عقائد کا اختلاف نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ مذہب مرزائیت کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ (جاری ہے)

☆☆......☆☆

مساجد کیلئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

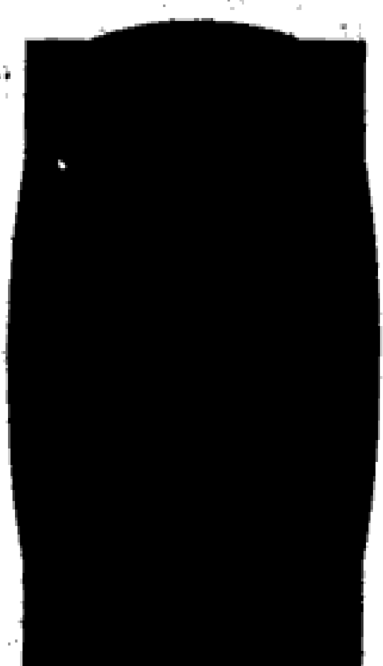

پتہ :

این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

عالمی خبروں پر ایک نظر

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے احیاء کا اعلان کر دیا گیا، پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا خاتمہ امریکا اور قادیانیوں کو خوش کرنے کیلئے کیا گیا، مجلس عمل کے صدر نے کل جماعتی مجلس عمل میں شامل جماعتوں کا اجلاس طلب کر لیا: خواجہ خواجگان مولانا خان محمد مدظلہ

لاہور (پ ر) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی صدر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالی کندیاں شریف نے کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے احیاء کا اعلان کر دیا۔۔۔ انہوں نے کہا کہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سے جاری ہے، ۱۹۵۳ء میں جمعیت علمائے پاکستان کے صدر مولانا ابو الحسنات قادریؒ اس کے صدر تھے، پھر ۱۹۷۴ء میں شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اس کے صدر چنے گئے اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت سے اب تک آپ اس کے صدر چلے آ رہے ہیں۔ جب بھی قادیانیت، ختم نبوت اور ناموس رسالت کے حوالہ سے کوئی مسئلہ اٹھتا ہے تو کل جماعتی مجلس عمل کا احیاء کیا جاتا ہے، جس میں تمام مکاتب فکر کی اہم دینی سیاسی جماعتیں اس کی ممبر ہوتی ہیں۔ ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، چونکہ حرمین شریفین میں قادیانیوں سمیت تمام کافروں کا داخلہ قانوناً و شرعاً بند ہے۔ اس لئے آج سے ربع صدی قبل پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بڑھایا گیا۔ موجودہ حکمرانوں نے امریکا اور قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے مذہب کا خانہ ختم کر دیا ہے۔ انہوں نے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، حافظ ریاض درانی پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی ہے۔ نیز کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام دینی جماعتوں کا اجلاس بلانے کا حکم دیا گیا جو ۲۵/نومبر کو بلایا گیا تھا، چنانچہ کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ نیز انہوں نے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مشائخ سے استدعا کی کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کیلئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور فیصلہ کریں کہ طے شدہ معاملات میں تبدیلی کو برداشت نہیں کیا جائے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے احتجاج کے جو ممکنہ طریقے ہوں استعمال کر کے حکمرانوں کو یہ فیصلہ واپس لینے پر مجبور کر دیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر یوم احتجاج منایا گیا

سکھر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر اندرون سندھ اور سکھر و روہڑی کی سینکڑوں مساجد میں علمائے کرام نے یوم احتجاج منایا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ نئے بننے والے پاسپورٹوں میں نئی

الغفور مذہب کا خانہ بحال کریں جیسا کہ عرصہ ۲۵ سال سے موجود تھا، اس موقع پر قاری خلیل احمد، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبداللطیف اشرفی، مفتی عبدالباری، مولانا عبدالغفور جتوئی نے جامعہ مسجد میں ایک عظیم الشان اجتماع سے قرارداد پیش کی۔ دریں اثناء روہڑی میں علمائے کرام نے احتجاج منایا۔ مساجد میں نماز جمعہ کے دوران خطاب کرتے ہوئے قاری خلیل احمد، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبداللطیف اشرفی، مفتی عبدالباری، مولانا عبدالغفور جتوئی، قاری محمد حنیف، مفتی محمد رضوان، حافظ محمد زمان، مفتی محفوظ احمد، مولانا عبدالرحمن، مولانا عبداللہ مہاجر و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ میں سے مذہب کا خانہ حذف کرنا قادیانیوں کی سازش ہے، اس کے حذف سے قادیانیوں کا حرمین شریفین میں داخل ہونا آسان ہو جائے گا۔ انہوں نے حکومت سے مذہب کا خانہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔

پاسپورٹ کے اندر مذہب کا خانہ بحال کیا جائے: قاری خلیل احمد

سکھر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس قاری خلیل احمد کی صدارت میں ہوا، جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ پاسپورٹ کے اندر جو مذہب کا خانہ حذف کیا گیا ہے اس کو بحال کیا جائے، اجلاس میں سکھر، روہڑی اور گرد و نواح کے علمائے کرام محمد حسین ناصر، قاری عبداللطیف اشرفی،

حافظ زمان، سکندر لغاری، سیف اللہ صدیقی اور دیگر نے شرکت کی۔ مذکورہ رہنماؤں نے کہا کہ ملک کے مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر سب کچھ قربان کر دیں گے لیکن رسالت پر قدغن لگانے نہیں دیں گے۔ ۱۹۷۴ء کے متفقہ آئین میں ملک کی بالا اسمبلیوں میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ ۲۵ سال سے پاسپورٹ کے اندر مذہب کا خانہ درج ہوتا آ رہا ہے اس کے خاتمے سے آئین پاکستان قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی شق کو عملاً غیر موثر بنا کر قادیانی خواہشات کی تکمیل کی گئی ہے، حکومت کا یہ عمل اسلام اور آئین پاکستان سے روگردانی کے مترادف ہے جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ پورے پاکستان کی طرح اندرون سندھ اور سکھر میں بھی یوم احتجاج منایا گیا اور تمام علمائے کرام نے اپنے جمعہ کے خطبہ میں عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور مذہب کا خانہ بحال کرنے کے متعلق قراردادیں پاس کرائیں۔

ختم نبوت کے مسئلہ کے تحفظ کے لئے سب کچھ قربان کرنا اسلامیان عالم کا ایمان کا حصہ ہے: علماء

سکھر (پ ر) جامع مسجد کا یہ عظیم الشان اجتماع وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نئے بننے والے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم کا منطقی تقاضہ پورا کرنے اور حدود حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے ربع صدی سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود تھا۔ اب اسے حذف کر کے آئینی ترمیم کے تقاضوں کو ڈائنامیٹ کیا گیا جو خالصتاً قادیانی عزائم کی تکمیل ہے۔ اس سے اسلامیان پاکستان کے بالخصوص اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے بالعموم جذبات مجروح ہوئے۔ پاکستان میں آئینی و قانونی طور پر طے شدہ معاملات کو متنازعہ بنا کر مملکت کو غیر مستحکم کرنے کی غیر شعوری کوشش کی گئی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ آئینی امور کو متنازعہ نہ بنایا جائے اور اس غیر آئینی اقدام کو واپس لیا جائے۔ صدر مملکت، وزیر اعظم اور وفاقی وزیر داخلہ فوری طور پر اس زیادتی کا نوٹس لے کر اس کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دیں۔ یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مسئلہ کے تحفظ کے لئے سب کچھ قربان کرنا اسلامیان عالم کے ایمان کا حصہ ہے۔ اس مسئلہ سے حکومتی زیادتی یا بے اعتنائی ناقابل برداشت ہے۔ حکومت پاسپورٹ فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے، پنوعاقل کی مساجد میں قراردادیں

پنو عاقل (نمائندہ: ساجد حسین) پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے، پنوعاقل میں مساجد میں قراردادیں پاس، حکومتی مشینری کو احتجاجی خطوط ارسال حکومت قادیانیت نوازی سے باز رہے ورنہ حالات کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے، نیز اس سازش میں ملوث قادیانیوں کو بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا دی جائے، نماز جمعۃ المبارک کے موقع پر مقررین کا انتباہ و مطالبہ تفصیلات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تعلقہ پنوعاقل کے زیر اہتمام صدر مملکت جنرل پرویز مشرف، وزیر اعظم پاکستان شوکت عزیز، وزیر داخلہ آفتاب شیرپاؤ کو احتجاجی خطوط بھیجے گئے ہیں، جن میں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پنوعاقل کی مساجد، مرکزی جامع مسجد میں مولانا عبدالرحیم چاچڑ، جامع مسجد بلالؓ میں سیف اللہ صدیقی، عیدگاہ مسجد میں قاری عبدالرحیم حنفی، صالح مسجد میں حافظ عبدالرحمن شیخ، الفاروق مسجد میں مولانا عبدالواحد مہر سمیت دیگر مساجد میں نماز جمعۃ المبارک کے موقع پر اپنی تقاریر میں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کو قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ناپاک سازش سے تعبیر کرتے ہوئے سخت الفاظ میں مذمت کی اور مذہب کا خانہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے حکومت سے کہا کہ قادیانیت نوازی کا سلسلہ فوری طور پر بند کر کے اس سازش میں ملوث قادیانی عناصر کو بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا دی جائے، بصورت دیگر عاشقان مصطفیٰ اپنے خون کے نظرانے سے اس ناپاک سازش کو ملیامیٹ کر دیں گے اور حالات کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔

گستاخ رسول کی سزا نافذ کی جائے، اندرون سندھ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے: علامہ احمد میاں حمادی

ٹنڈو آدم (رپورٹ: مفتی محمد طاہر مکی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مجاہدین کا سہ ماہی تربیتی کنونشن اور عید ملن پارٹی دفتر ختم نبوت میں ممتاز عالم دین پیر طریقت مجاہد ختم نبوت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ علامہ احمد میاں حمادی کی زیر صدارت ہوئی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ علامہ محمد راشد مدنی کے علاوہ حیدر آباد ڈویژن کے امیر مولانا محمد نذر رحمانی، مفتی محمد طاہر مکی، حافظ محمد زاہد حجازی، مفتی حفیظ الرحمن رحمانی، امیر ٹنڈو آدم حکیم حفظ الرحمن ناظم اعلیٰ محمد اعظم قریشی رئیس

سیکریٹری عمران' خازن ماسٹر محمد سلیم مدنی کے علاوہ ٹنڈو آدم کے پانچوں یونٹوں کے عہدیداران اور کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کنونشن وپارٹی سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ ربع صدی سے پاکستان کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود تھا اب اسے حذف کرکے آئینی ترمیم کے تقاضوں کو ڈائنامیٹ کیا گیا ہے جو کہ خالصتاً قادیانی عزائم کی تکمیل ہے' اس سے پاکستانی مسلمانوں کو خصوصاً اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ پاکستان میں قانونی اور آئینی طور پر طے شدہ معاملات کو متنازعہ بنا کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کو غیر شعوری طور پر غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ رہنماؤں نے حکومت پر واضح کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور اس کی کسی بھی شق کے ساتھ عمداً یا سہواً چھیڑ چھاڑ مسلمان برداشت نہیں کرسکتے' ماضی ہمارا روشن تاریخی باب ہے ۱۹۵۳ء میں اگر دس ہزار مسلمان اس مسئلے پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرسکتے ہیں تو اب دس کروڑ مسلمان اس مسئلے کی خون سے آبیاری کرسکتے ہیں' حکومت نے ہمیشہ مسئلہ ختم نبوت کو متنازعہ بنانے کی ناپاک جسارت کی ہے' بلکہ مسلمانان پاکستان سمجھ چکے ہیں کہ اس مسئلے پر تمام مسالک اور عوام متفق ہیں سب کے یہاں قادیانی اسلام کے دشمن اور پاکستان کے غدار ہیں اس لئے وہ کسی قسم کی رعایت کے مستحق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون میں کسی بھی قیمت پر اور کسی قسم کی ترمیم نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت نے توہین رسالت کے مقدمے کی تفتیش کا ڈی پی او یا اس رینک کے افسر سے تحقیقات کا نعرہ بلند کرکے عدلیہ کا وقار داغدار کردیا ہے گویا ہماری عدلیہ ملزم اور فریادی کی داستان سن کر صحیح طور پر مسئلے کی چھان بین نہیں کرپاتی اور وہ یہ نہیں سمجھ سکتی کہ ملزم کو سزا صحیح دی

[redacted]

گئی یا غلط' اس لئے حکومت اپنے اس رویے پر اعلیٰ عدالت سے معافی مانگے انہوں نے اندرون سندھ خصوصاً باندھی' دوڑ' نواب شاہ کے علاقوں میں قادیانیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں کو تفتیش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت سے پرزور انداز میں مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا پابند بنایا جائے اور ان کی غیر آئینی و غیر قانونی سرگرمیوں کا نوٹس لے اور پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کو ختم کرنے کے مرتکب افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور توہین رسالت کے مقدمات جلدی نمٹائے جائیں۔ سہ ماہی تربیت کنونشن صبح دس بجے سے جاری ہوکر بعد نماز عشاء علامہ احمد میاں حمادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

نئے بننے والے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے: علامہ احمد میاں حمادی

ٹنڈو آدم (نامہ نگار) پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے' حکومت قادیانیت نوازی کی بھیانک پالیسی ترک کردے' ممتاز عالم دین علامہ احمد میاں حمادی اور منظور احمد میو راجپوت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ دارالافتاء حمادیہ کے نگراں اعلیٰ مفتی محمد طاہر مکی نے انجمن کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس سے خطاب کے دوران کیا۔ اجلاس میں مرکزی صدر حافظ محمد زاہد حجازی' جنرل سیکریٹری حافظ رفیع الدین انڈھڑ' حافظ محمد طارق حمادی' حافظ محمد صالح' حافظ فخر الدین انڈھڑ' ماسٹر محمد یاسین چنہ' حافظ ظہور احمد انڈھڑ' مولانا عبدالمجید' حافظ شہاب الدین اور دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر ممتاز عالم دین علامہ احمد میاں حمادی اور منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ کو توہین رسالت' توہین قرآن' امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے سینکڑوں مقدمات کی پیروی کرنے پر ان کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کے سلسلے میں ان کی کاوشوں پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور خصوصی طور پر ان حضرات کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے دعا کی گئی۔ اجلاس میں حکومت کی جانب سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو ختم کئے جانے پر اظہار افسوس کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اسے فوراً بحال کیا جائے۔ بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف ہر ہڑتال' جلسے' جلوس کی کال پر لبیک کہتے ہوئے مدارس کے طلبہ کتابیں کتب میں رکھ کر سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ شوریٰ کے اجلاس میں مرکزی ترجمان حافظ محمد طارق حمادی نے بتایا کہ ضلع نواب شاہ میں واقع دوڑ' باندھی وغیرہ میں قادیانیوں نے کھلم کھلا خود کو مسلمان ظاہر کرکے قادیانیت کی تبلیغ کرنا شروع کردی' جس پر حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ باندھی جیسے دیگر علاقوں میں قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا پابند بنایا جائے اور ان کی غیر آئینی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے' مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ اسلامی حکومت کا فرض ہے۔

کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ سے مذہبی خانہ کے خاتمہ کے خلاف ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا: علماء

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹوں سے مذہبی خانہ کے خاتمہ کے خلاف ضلع ساہیوال سمیت ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ خطباء اور مقررین نے کہا ہے کہ جدید پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ سابقہ طرز پر

دوبارہ بحال نہ کیا گیا تو پاسپورٹ آفس کا زبردست گھیراؤ کیا جائے گا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی' قاری عبدالجبار' مولانا محمد ارشاد' مفتی محمد عثمان غنی' حافظ محمد اصغر عثمانی' قاری زاہد اقبال' مولانا کفایت اللہ حنفی' مولانا عبدالباقی' قاری سعید بن شہید اور قاری شہباز احمد سمیت مختلف دینی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور ایک سو سے زائد علمائے کرام نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات کے موقع پر حکومت کے اس اقدام پر شدید نکتہ چینی کی اور اسے منتخب پارلیمنٹ کے فیصلوں' آئین اور دو قومی نظریہ سے غداری کے مترادف قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا اس کے پس پردہ سیکولر مائنڈ کام کر رہا ہے اور ان خطرناک اور اسلام کش سازشوں میں کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانیوں کی ماسٹر پلان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ امت مسلمہ کے بنیادی و طے شدہ عقائد' قومی امور کو چھیڑ کر حکمران آگ سے مت کھیلیں۔ حکومت نے اسلامیان پاکستان کے مطالبہ پر مذہب کے خانہ کو سابقہ حالت پر برقرار نہ رکھا تو کارکنان ختم نبوت راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ مذمتی قراردادوں کے ذریعے الزام عائد کیا گیا ہے کہ وزارت داخلہ میں چھپے ہوئے شدت پسند قادیانی شعوری منصوبہ بندی کے تحت حرمین شریفین میں داخل ہونا چاہتے ہیں جس کے لئے انہوں نے لابنگ کر کے مذہب کے خانہ کو حذف کروایا۔ علاوہ ازیں کل جماعتی مجلس ختم نبوت کے ترجمان مولانا عبدالنعیم رحمانی کی اطلاع کے مطابق لاہور' پشاور' کراچی' اسلام آباد' شیخوپورہ' ملتان' بہاولپور' بہاولنگر' ڈیرہ غازی خان' مظفر گڑھ' ڈیرہ اسماعیل خان' حیدر آباد' سکھر' کوئٹہ اور بلوچستان سمیت ملک بھر کے تمام چھوٹے بڑے شہروں کی ہزاروں مساجد میں بھی یوم احتجاج مناتے ہوئے مذمتی قراردادیں پاس کی گئیں۔ موجودہ حکومت کی غیر اسلامی اور غیر جمہوری پالیسیوں پر سخت تنقید کی گئی اور کہا گیا کہ حکمران اسلامی نظریات کو امریکی و قادیانی ایجنڈے پر قربان کر رہے ہیں' چند نام نہاد این جی اوز اور بین الاقوامی سیکولر لابیوں کے ناجائز اور غیر اسلامی مطالبہ پر پاسپورٹ فارم سے عقیدہ ختم نبوت پر مشتمل عبارت کو ختم کیا گیا اور ہماری وزارت داخلہ بھی ان گھناؤنی سازشوں کا شکار ہے۔

کل جماعتی فیصلہ کے مطابق صدر' وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے نام ملک بھر سے پاسپورٹ مذہب کے خانہ کے خاتمہ کے خلاف میں خطوط کی مہم شروع کردی گئی

لاہور (نمائندہ خصوصی) کل جماعتی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فیصلہ کے مطابق صدر' وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے نام ملک بھر سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے خاتمہ کے خلاف خطوط کی مہم شروع کردی گئی۔ ملک بھر سے مختلف اداروں سے ہزاروں خطوط بھجوائے جارہے ہیں۔ نیز قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' پیر طریقت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی قائم کردہ رابطہ کمیٹی کے ارکان نے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے اراکین اور سینیٹرز سے ملاقاتیں شروع کردی ہیں۔ چنانچہ رابطہ کمیٹی کے سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عزیز الرحمن ثانی نے لاہور سے قومی اسمبلی کے ممبران جناب لیاقت بلوچ' جناب فرید احمد پراچہ' مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کے صدر صاحبزادہ حاجی فضل کریم' ایم این اے سے ملاقاتیں کیں اور ان سے پارلیمنٹ میں آواز اٹھانے کی درخواست کی۔ نیز رابطہ کمیٹی نے قومی اخبارات کے مدیران' ایڈیٹرز سے بھی ملاقاتیں شروع کردی ہیں اور ان سے اس قومی مسئلہ پر ادارتی صفحات پر لکھنے کی اپیل کی۔ رابطہ کمیٹی کے مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ علمائے کرام نے کہا کہ حکومت طے شدہ مسائل پر تیشہ زنی کر کے اسلامیان پاکستان کا امتحان نہ لے۔ علمائے کرام نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ بصورت دیگر حکومت کو بڑی تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پاسپورٹ اور اس کے فارموں سے مذہب کے خانہ کے خاتمہ کے سرکاری فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے اس کو اسلام اور آئین پاکستان سے بغاوت کے مترادف قرار دیا: علماء

لاہور (نمائندہ خصوصی) کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کی دینی و سیاسی جماعتوں نے نئے مشینی ایڈ ایبل کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ اور اس کے فارموں سے مذہب کے خانہ کے خاتمہ کے سرکاری فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے اس کو اسلام اور آئین پاکستان سے بغاوت کے مترادف قرار دیا' اور اس فیصلے کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کر کے منظم جدوجہد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فیصلہ گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز واقع مسلم ٹاؤن میں جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا سید امیر حسین گیلانی کی صدارت میں منعقدہ مشترکہ اجلاس میں کیا گیا۔
۲۹/نومبر سیالکوٹ' ۳۰/نومبر اوکاڑہ' یکم دسمبر جھنگ' ۲/دسمبر ساہیوال میں مجالس عمل کے کنونشن منعقد ہوئے۔ کل جماعتی اجلاس نے مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کا اجلاس بلانے کی سفارش کی'

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

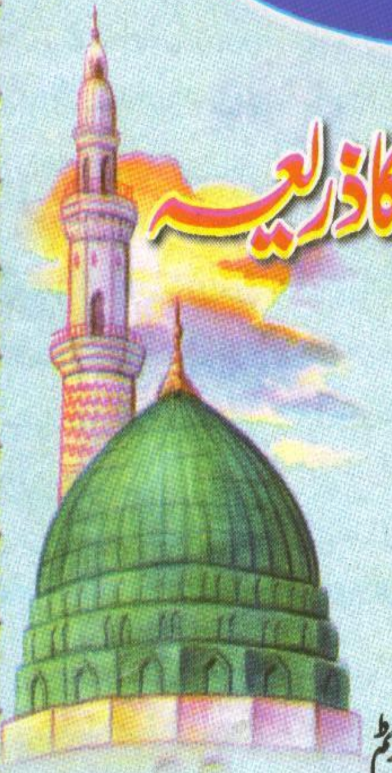

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمٰن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ